اکائی۔8

اکائی کے اجزا

8.1 مقصد ....

8.2 تمہید ....

8.3 مفعول بہ کی تعریف ....

8.4 مفعول بہ کا اعراب..

8.5 مفعول بہ کی قسمیں (یا صورتیں) ....

8.6 مفعول بہ کا عامل ....

8.7 مفعول بہ کا تعدّد..

8.8 فاعل اور مفعول بہ کی ایک دوسرے پر تقدیم..

8.9 مفعول بہ کی فعل اور فاعل پر تقدیم..

8.10 مفعول بہ کے فعل کا حذف ....

8.11 معلومات کی جانچ ....

8.12 منادی..

8.13 منادی کے اقسام ....

8.14 منادی کا اعراب..

8.15 مستغاث بہ ....

8.16 مندوب..

8.17 اغراء ....

8.18 تحذیر..

8.19 اشتغال..

8.20 معلومات کیجانچ ....

مفعول بہ

مقصد

اس اکائی کو پڑھ کر طلبہ:

☆ مفاعیل خمسہ کی پہلی قسم مفعول بہ سے واقف ہو جائیں گے۔

☆ مفعول بہ کی قسموں سے آگاہ ہو جائیں گے۔

☆ مفعول بہ کے عوامل کو جان لیں گے۔

☆ مفعول بہ کے متعدد ہونے پتہ چل جائے گا۔

☆ مفعول بہ کی تقدیم یا تاخیر کے احکام سے باخبر ہو جائیں گے۔

☆ مفعول بہ کے عامل (فعل) کے حذف کے مقامات سے واقف ہو جائیں گے۔

خصوصاً مندجہ ذیل اصطلاحات کی تفاصیل کو جان لیں گے:

۱۔امتیازی ۲۔اغراء ۳۔تحذیر ۴۔اشتغال

ہر منادی کے تحت مزید تین اصطلاحات کو جان لیں گے:

۱۔ترخیم ۲۔مستغاث بہ ۳۔مندوب

تمہید

اسم کی اعرابی علامتیں تین ہیں: رفع، نصب اور جرّ

جس اسم پر رفع آجائے اس کو مرفوع کہا جاتا ہے اور اس کی جمع مرفوعات ہے، اور جس اسم پر نصب آجائے اس کو منصوب کہا جاتا ہے، اس کی جمع منصوبات اور جس اسم پر جر آجائے اس کو مجرور کہا جاتا ہے، اس کی جمع مجرورات ہے۔

اس سبق میں منصوبات کی پہلی قسم مفعول بہ سے بحث کی جائے گی، مفعول کی جملہ پانچ قسمیں ہیں، انھیں مفاعیل خمسہ کہا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ مفعول بہ ۲۔ مفعولِ مطلق ۳۔ مفعول فیہ (ظرف)

۴۔ مفعول لہ ۵۔ مفعول معہ

فعل لازم ہوگا یا متعدی ہوگا، اگر فعل لازم ہوگا ہوتو اُسے مفعول بہ کی حاجت نہیں ہوتی جیسے:
جَلَسَ زیدٌ (زید بیٹھا) اور اگر فعل متعدی ہوتو فاعل کے ساتھ مفعول کا بھی تقاضہ کرے گا جیسے:
أکل زیدٌ الخبز (زید نے روٹی کھائی)

مفعول بہ کی تعریف

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: ضرَبَ خالدٌ ولدًا (خالد نے ایک لڑکے کو مارا)، اس مثال میں ''خالد'' فاعل ہے اور (ولدًا) مفعول بہ ہے، اور وہ منصوب ہے اور یہاں نصب کی علامت فتح ہے۔

مفعول بہ پر فاعل کا اثر بطورِ اثبات ہوگا یا بطورِ نفی۔

جیسے: کتبَ التلمیذُ الدرسَ (طالب علم نے سبق لکھا)

لم یکتُبِ التلمیذُ الدرسَ (طالب علم نے سبق نہیں لکھا)

مفعول بہ کا اعراب

مفعول بہ منصوب ہوتا ہے، نصب کی چار علامتیں ہیں: فتحہ (یہ علامت بکثرت استعمال ہوتی ہے) کسرہ، الف اور یاء۔

نصب کی اور ایک علامت فتحہ تقدیری ہے جس کا ظہور کلمہ کے آخر میں نہیں ہوتا، فتحہ کو مان لیا جاتا ہے، مفعول بہ کے منصوب ہونے کی حسب ذیل صورتیں ہیں۔

مفعول بہ، مفرد منصرف صحیح اور جمع مکسّر ہونے کی صورت میں اس کا نصب فتحہ سے ہوتا ہے۔

جیسے: رأیتُ رجلًا و رأیت رجالًا

اور غیر منصرف ہونے کی صورت میں فتحہ (بغیر تنوین) سے۔

جیسے: رأیت عمرَ (میں نے عمر کو دیکھا)

اور جمع مؤنث سالم کی صورت میں مفعول بہ کا نصب کسرہ سے ہوتا ہے۔

جیسے: رأیتُ العالمات (میں نے عالم عورتوں کو دیکھا)

اسماء خمسہ کی صورت میں (الف) سے۔

جیسے: رأیتُ أبابکرٍ

وقابلتَ أخَا خالدٍ (میں نے خالد کے بھائی سے ملاقات کی)

تثنیہ کی صورت میں یاء ماقبل فتحہ سے۔

جیسے: لقیتُ الشاهِدَیْنِ (میں دو گواہوں سے ملا)

جمع مذکر سالم کی صورت میں یاء ماقبل کسرہ سے۔

جیسے: لقیتُ الشّاهِدِیْنَ (میں گواہوں سے ملا)

أحِبُّ الصادِقِیْنَ (میں سچوں کو پسند کرتا ہوں)

اسم منقوص کا اعراب فتحہ لفظی ہوتا ہے۔

جیسے: سمعتَ الداعِیَ (میں نے دعوت دینے والے کو سنا)

اور اسم مقصور کا اعراب فتحہ تقدیری سے۔

جیسے: أخذتُ العَصَا (میں نے لاٹھی لی)

اور اسی طرح کسی بھی اسم کی اضافت یاءِ متکلم کی طرف ہو تو اس کا اعراب فتحہ تقدیری ہوتا ہے۔

جیسے: نصرتة أخِیْ (میں نے اپنے بھائی کی مدد کی)

و أحتَرِمُ معلِّمِیْ (میں اپنے استاذ کا احترام کرتا ہوں)

مفعول بہ کی قسمیں (یا صورتیں)

مفعول بہ یا تو اسم صریح ہوگا یا غیر صریح ہوگا۔

(الف) اگر مفعول بہ اسم صریح ہوگا تو معرب ہوگا یا مبنی ہوگا، معرب ہونے کی صوعرت میں صرف اسم ظاہر ہوگا (ضمری کی صورت میں نہیں ہوسکتا)

جیسے: قرأتُ الکتابَ (اسم ظاہر کی بہت سی مثالیں گذر چکی ہیں)

☆ اگر مفعول بہ اسم مبنی ہو تو وہ ضمیر کی صورت میں ہوگا خواہ وہ متصل ہو یا منفصل، یا وہ اسم اشارہ

ہوگا یا اسم موصول ہوگا۔

۱) ضمری متصل:

جیسے: **اللِصُّ ضربَه الشرطيّ** (چور کو پولسی نے مارا)

زُرتُهُ أَمْسِ (میں کل اس سے ملا) ان دونوں مثالوں

ان دونوں مثالوں میں (ھا) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۲) ضمیر منفصل:

جیسے: **إيّاک نعبد و إياک نستعين** (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہی اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) اس مثال میں اِیاک ضمیر مفعول بہ ہے۔

۳) اسم اشارہ جیسے: **رأيت هذا الطالبَ** اس میں (ھذا) اسم اشارہ مفعول بہ ہے۔

اسم موصول۔ جیسے: **اَكرمتَ الَّذِي زَارَنِي** (میں نے اس کا اِکرام کیا جو میری ملاقات کے لئے آیا) اس میں (الّذی) مفعول بہ ہے۔

(ب) اگر مفعول بہ غیر صریح ہو تو اس کی حسب ذیل صورتی ں ہیں:

☆ مصدرِ مؤوّل: (أَنَّ) اپنے اسم وخبر سے مل کر یا (أنْ) اپنے مابعد فعل اور فاعل سے مل کر مصدر کی تاویل میں مفعلو بہ ہوگا۔

جیسے: **علمُت أنَّ خالدًا ناجِحٌ** (مجھے معلوم ہوا کہ خالد کامیاب ہے) أنّ اور اس کا مابعد مصدر کی تاویل میں (**علمتُ**) کا مفعول بہ ہے، اس کی تاویل یہ ہے: **علمتُ نَجَاحَ خالدٍ**، (أَنَّ) جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا اور (أَنْ) جملہ فعلیہ پر، جیسے: **ثم حِبُّ أَنْ يَنْجَحَ** (میں چاہتا ہوں کہ وہ کامیاب ہو جائے) اس کی تاویل یہ ہے: **أُحِبُّ نَجاحَه.**

ایسا جملہ جو افعال ظن ویقین یا افعال قلوب کے بعد واقع ہو تو وہ مفرد کی تاویل میں ہو کر ان افعال کا مفعول دوّم ہوگا، جیسے: **ظَنَنتُک تجتهدُ** (میں نے تجھے گمان کیا کہ تو محنت کر رہا ہے) (**تجْهد**) محل نصب میں (**ظننت**) کا مفعول ثانی ہے، اس کی تاویل اس طرح ہے: **ظننتک مجتهدا.**

☆ مفعلو بہ غیر صریح کی اورایک صورت یہ ہے کہ فاعل کا فعل مفعول پر حرفِ جَر کے واسطے سے واقع ہو، جیسے: ذهبتُ بِخالدٍ (میں خالد کو لے کر گیا) امسکتُ بیده (میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑا)

مفعول بہ کا عامل

مفعول بہ کو نصب دینے والے عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) فعل متعدی، جیسے: قد أنزل الله اليكم ذكرًا (اللہ نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا)

(ب) شبہ فعل، جیسے: والذاكرين الله كثيرًا (اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے) اللہ لفظِ جلالت (الذاکرین) اسم فاعل کا مفعول بہ ہے۔

(ج) مصدر، جیسے: حُبُّک الشّئ يَعمِىْ و يُصِمُّ (تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے)، (الشئ) "حبّ" مصدر کا مفعول ہے۔

(د) اسمِ فعل، جیسے: عليكم أنفسَكُم (تم اپنے نفسوں کو لازم کرلو یا حفاظت کرلو)، انفسکم (علیکم) اسم فعل امر کا مفعول بہ ہے، اس کے معنی الزموا یا احفظوا ہے۔

مفعول بہ کا تعدّد

فعل متعدی کبھی ایک مفعول کو چاہتا ہے اور کبھی ایک سے زیادہ اگر وہ متعدی بہ دو مفعول ہے تو مفعول بہ دو ہوں گے اور اگر متعدی بہ سے مفعول ہے تو مفعول بہ تین ہوں گے، افعال متعد بہ کے اعتبار سے مفعول بہ کے تعدّد کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ وہ افعال جو صرف ایک مفعول کو نصب دیتے ہیں، ان کی بہت سی مثالیں گذر چکی ہیں۔

۲۔ وہ افعال جو دو مفعول کو نصب دیتے ہیں، ان دونوں کی اصل مبتدا اور خبر ہوگی، اگر فعل و فاعل کو الگ کر دیا جائے تو ہو مبتدا و خبر بن سکتے ہیں جیسے: ظننتُ الطالبَ مجتهدًا (میں نے طالب علم کو محنتی گمان کیا) "الطالب" مفعول اول ہے اور "مجتهد" مفعول ثانی ہے، ان کی اصل (الطالب مجتهد) ہے۔

ان افعال کا تعلق افعال ظن ویقین اور تحویل سے ہوگا، جیسے حسِبتُ الرجل غنيًّا (میں نے

آدمی کو مالدار خیال کیا)

علمتُ الفوزَ طریقَ النجاحِ (میں نے علم کو کامیابی کا راستہ جانا)

جعلَ الصّائغُ المعدِنَ ذهَبًا (سنار نے دھات کو سونا بنا دیا)

۳۔ وہ افعال جو دو مفعولوں کو نصب دیتے ہیں، اُن کی اصل مبتدا و خبر نہ ہوگی، ان افعال کا تعلق "أعطی و أخواتها" کے باب سے ہوگا (أعطی و سَأَل وَ لَستی و أطْعَمَ وغیرہ)

جیسے: أعطیتُ الفقیرَ دِرهمًا (میں نے فقیر کو ایک درہم دیا)

کَسَا الغنیُّ المسکینَ ثوبًا (مالدار نے غریب کو کپڑا پہنایا)

۴۔ وہ افعال جو تین مفاعیل کو نصب دیتے ہیں جیسے: أعلَمَ، أخبرُ، أنْبأَ، حدَّثَ وغیرہ (ان کی تعداد کم ہے) جیسے: أعلمتُ الصدیقَ الامتحان سهلًا (میں نے دوست کو بتایا کہ امتحان آسان ہے) أخبرتُ زیدًا خالدًا ناجحًا (میں نے زید کو خالد کے کامیاب ہونے کی خبر دی)

فاعل اور مفعول بہ کی ایک دوسرے پر تقدیم

جملہ فعلیہ میں مفعول بہ کا اصل مقام فعل اور فاعل کے بعد ہے، مگر کبھی مفعول بہ فاعل سے پہلے آتا ہے۔ جیسے: کتبَ الدرسَ خالدٌ، اصل ترتیب یہ ہے: کتب خالدٌ الدرسَ.

فاعل یا مفعول بہ کی تقدیم کبھی جوازی ہوتی ہے اور کبھی وجوبی۔

☆ تین مقامات میں فاعل کو مفعول بہ پر مقدم کرنا واجب ہے۔

۱۔ اگر اعراب کے تقدیری ہونے کی وجہ سے التباس واقع ہو تو اس وقت فاعل مقدم ہوگا۔ جیسے: اَکرمَ یَحْیَی عِیْسَی (یحییٰ نے عیسیٰ کا اکرام کیا)، علّم أخِيْ ابنِيْ (میرے بھائی نے میرے بیٹے کو تعلیم دی) اگر کوئی التباس واقع نہ ہو تو فاعل پر مفعول کی تقدیم جائز ہے۔ جیسے: اکرمتْ یحیی سَلْمی (سلمیٰ نے یحییٰ کا اکرام کیا) اس مثال میں سلمیٰ فاعل ہے جو فاعل سے مؤخّر ہے۔

۲۔ جب فاعل ضمیر متصل ہو، جیسے: کتبتُ الدرسَ (میں نے سبق لکھا)

۳۔ جب فاعل کا مفعول بہ پر قصر (حصر) کرنے کا ارادہ ہو، جیسے: ما ضرب خالدٌ إلّا زیدًا (خالد نے زید کے سوا کسی کو نہیں مارا)

☆ تین مقامات میں مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کرنا واجب ہے۔

١۔ جب مفعول بہ کا فاعل پر قصر کرنے کا ارادہ ہو۔ جیسے: **ما ضرب خالدًا إلّا زيدٌ** (خالد کو زید کے سوا کسی نے نہیں مارا)

٢۔ جب مفعول بہ ضمیر متصل ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ جیسے: **أتاني خالدٌ** (خالد میرے پاس آیا) **سألهُ المعلّمُ** (استاذ نے اس سے سوال کیا)

٣۔ جب فاعل میں ایسی ضمیر ہو جو مفعول بہ کی طرف لوٹتی ہے تو مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کرنا ضروری ہے۔ جیسے: **سكَنَ الدارَ بانْيها** (گرھ میں اس کے بنانے والے نے سکونت اختیار کی) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **واذا ابتلى ابراهيم ربُّه** (اور جب ابراہیم علیہ السلام کو ان کے رب نے آزمایا)

اگر مذکورہ صورت میں مفعول بہ کو فاعل پر مقدم کرے تو اضمار قبل الذکر (ذکر یعنی مرجع سے پہلے ضمیر کا لانا) لازم آئے گا جو ناجائز ہے۔

مفعول بہ کی فعل اور فاعل پر تقدیم

جس طرح مفعول کی تقدیم فاعل پر جائز ہے اسی طرح کبھی مفعول بہ کو فعل و فاعل پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے: **زيدًا ضربتُ** (میں نے زید کو مارا) مگر فاعل کو فعل سے پہلے ذکر کرنا جائز نہیں۔

مندرجہ ذیل مقامات میں مفعول بہ کو فعل پر مقدم کرنا واجب ہے:

١۔ جب مفعول بہ اسم استفہام ہو، کیونکہ استفہام جملہ میں صدارت کو چاہتا ہے۔ جیسے: **مَنْ ضربتَ؟** (تو نے کس کو مارا؟)، **كم كتابًا اشتريتَ؟** (تو نے کتنی کتابیں خریدی؟)

ان مثالوں میں (مَن) اور (كمْ) محل نصب میں مفعول بہ ہے۔

٢۔ جب کسی اسم کی اضافت اسم استفہام کی طرف ہو۔ جیسے: **كتابَ مَنْ أخذتَ؟** (تو نے کس کی کتاب لی) **ابنَ أيِّهم قابلت؟** (اُن میں سے کس کے بیٹے سے تو نے ملاقات کی؟)

٣۔ جب مفعول بہ اسم شرط ہو۔ جیسے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **من يُضلل الله فلا هادى له** (جس کو اللہ گمراہ کرنے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں) (مَنْ) اسم شرط محل نصب میں مفعول بہ ہے۔

۴۔ جب كَمْ اور كـأينْ خبریہ ہو، جیسے: كـم كتـابٍ قـرأتُ! (کتنی ہی کتابیں میں نے پڑھی)، كَـ.يِّن مِّن علمٍ حَوَيتُ (کتنے ہی علوم کا میں نے احاطہ کیا)

مفعول بہ کے فعل کا حذف

کبھی مفعول بہ کے فعل کو قرینہ کی وجہ سے جوازاً حذف کیا جاتا ہے۔یعنی سیاقِ کلام سے اس کا محذوف ہونا سمجھ میں آتا ہو، جیسے: کوئی آپ سے سوال کرے:''مـاذا كتبتَ'' (تو نے کیا لکھا) تو آپ جواب میں کہتے ہیں''رسالةً''، یعنی خط لکھا اور یہاں فعل کو ذکر کرنا بھی جائز ہے۔جیسے: کتبتُ رسالةً

لیکن بعض مقامات ایسے ہیں جہاں مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے، اُن میں پہلی صورت سماعی ہے، یعنی اس فعل کے حذف کرنے پر کوئی قاعدہ نہیں ہے۔اہل عرب سے اسی طرح سنا گیا، اور باقی مقامات قیاسی ہیں۔

مفعول بہ کے فعل کا حذف سماعی طور پر جملوں میں عام ہے جو ضرب الامثال ہیں یا ضرب الامثال کے مشابہ ہیں۔جیسے: مہمان کے استقبال کے موقعہ پر کہا جاتا ہے:''أهْلًا و سَهْلًا'' اس کا مرادی معنی خوش آمدید ہے، یہ دونوں کلمات فعل محذوف کے مفعول بہ ہیں، اس کی اصل یہ ہے: أتيْـــتَ أهْلًا (تم اپنے ہی گھر والوں میں آئے ہو) و نـــزلـــتَ سَهلًا (اور تم نرم زمین میں اترے ہو، یہاں تمہارے لیے خوشگوار ماحول ہے) اور جیسے کہا جاتا ہے: امـر نـفسَه، اس کی اصل عبارت یہ تھی اُترکُ امْـرأً و نـفسه (آدمی کو اور اس کی ذات کو چھوڑ دے) اور جیسے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:''اِنْتَهُـوا خيرًا لكم'' اس آیت میں''خيرًا''، مفعول بہ کا فعل محذوف ہے، اس کی اصل یہ ہے: انتهـوا عن التثليث واقْصـدوا خيـرًا لكم (یعنی اے نصاریٰ! تم تین خدا کہنے سے باز آجاؤ اور اپنے لیے بہتری کا قصد کرو)

اس کے علاوہ اور چند مقامات ایسے ہیں جہاں مفعول بہ کے فعل کو وجوبی طور پر حذف کیا جاتا ہے۔جیسے: منادی اور اس کے متعلقات، تحذیر و اغراء اور اشتغال آنے والے دروس میں ان سے مستقل طور پر بحث کی جائے گی۔

معلومات کی جانچ

۱۔ مفاعیل خمسیہ کے نام بتاؤ؟

۲۔ مفعول بہ کی تعریف اور اس کے اعراب کی صورتیں بتائیے۔

۳۔ مفعول بہ کی قسمیں ذکر کیجیے؟

۴۔ مفعول بہ کے عوامل مع امثلہ لکھیے۔

۵۔ سبق میں مذکور مفعول بہ کے تعدد کی چار قسمیں بتائیے۔

۶۔ مفعول بہ کی فاعل پر وجوبی تقدیم کی صورتیں بتائیے۔

۷۔ کن صورتوں میں مفعول بہ کی فعل اور فاعل پر تقدیم ضروری ہے؟

۸۔ مفعول بہ کے فعل کے وجوبی اور جوازی حذف کی ایک ایک مثال تحریر کیجیے۔

تمرینات تحریر کیجیے

1۔ مندرجہ ذیل کلمات کی تثنیہ وجمع کو مفعول بہ کے طور پر اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

أخ. أخت. صادق. صادقة. رجل. امرأة

2۔ مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کیجیے اور ان میں مفعول بہ کا تعین کیجیے۔

الف. أهلک الناس الدراهم — ب. علمت أنک مجتهد

ج. أعطاني جائزة — د. قابلتُ الذي نجع

ہ. يحب خالدٌ أنْ يكون مهندسا — و. مدحت عيسى سلمى

ز. أعطى المعلم التلميذ كتابا — ح. كم كتابا قرأت؟

ط. أيَّ كتابٍ تقرأْ تستفيدْ — ی. ما كتب الدرس إلّا زيد

3۔ خالی جگہوں کو مناسب مفعول بہ سے پر کر کے جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

الف. يعجبنى حبُّک.......... — ب. وجدت العلم ....

ج. هزّم النسيم .... — د. أكرم .... تلميذُه

ه. نظم الشاعر اِلّا .... و. المؤمن شاكرٌ ....

ز. .... كتابا اشتريتَ؟ ح. .... رأيت؟

ط. أعلمت خالدا............ ی. عامل .... بما تحبّ أن يعاملوک به.

منادی

مفعول بہ کے فعل (عامل) کوحذف کرنے کی وجوبی صورت ایک تو سماعی ہے جس کا ذکر گذر چکا، اور دوسری صورت قیاسی ہے، قیاسی طور پر فعل کو حذف کرنے کی پہلی صورت منادی ہے، پھر منادی سے تعلق رکھنے والی مزید تین بحثیں: (۱) ترخیم (۲) مستغاث بہ (۳) مندوب۔

ا۔ تعریف منادی: مندی وہ اسم ہے، جس سے پہلے حرف نداء آئے، اوراسے حرفِ نداء کے ذریعے پکارا گیا ہو، جیسے: یازیدِ (اے زید)

منادی کے فعل کو کثرتِ استعمال کی گجہ سے حذف کرکے حرف نداء کو اس کے قائم مقام کردیا جاتا ہے، جیسے: یـا زیـدٌ، اصل میں اَدْعُـوْ زیـدًا (میں زید کو پکارتا ہوں) تھا، اس لئے منادی فعلِ محذوف أدْعُوْ یا أُنادِیْ کا مفعول بہ ہوا کرتا ہے۔

حروف نداء پانچ ہیں: یا، أیَا، هَیَا، أیْ، أَ (ھمزہ مفتوحہ)

منادی کے اقسام

۱۔ مفرد معرفہ ۲۔ نکرہ مقصودہ (یا معیّنہ ۳۔ نکرہ غیر مقصودہ

۴۔ مضاف ۵۔ شبہ مضاف

پہلی دو قسمیں مبنی ہیں اور باقی تین اقسام معرب ہیں۔

منادی کا اعراب

پانچ مذکورہ اقسام کے اعراب کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ا۔ مفرد معرفہ: اگر منادی مفرد معرفہ ہو تو مبنی بر رفع ہوگا، جیسے: یا زیدُ! یا فاطمةُ

یہاں مفرد معرفہ سے مراد مفرد عَلَم ہے، اور مفرد وہ ہے جو مضاف یا شبہ مضاف نہ ہو، یہاں مفرد،

تثنیہ اور جمع کے مقابلے میں نہیں ہے، چنانچہ مفرد معرفہ کا اطلاق تثنیہ اور جمع پر بھی ہوگا، جیسے:

یا زیدُ. یا زیدانِ. یا زیدُوْن

یا فاطمةُ. یا فاطمتانِ. یا فاطماتُ

نوٹ: قرنیہ پائے جانے کی صورت میں حرف نداء (یا) کو حذف کرنا جائز ہے۔

جیسے: کلامِ حکیم میں ارشاد ہے: "**یوسف أعرِض عن هذا**" اس کی اصل یہ ہے: **یا یوسف!**

۲۔ نکرہ مقصودہ: وہ منادی ہے، جس سے کسی معیّن ذات کا ارادہ کیا جائے، متکلم کے ذہن میں وہ پہلے سے معیّن و معروف ہو، اس کا بھی اعراب مفرد معرفہ کی طرف مبنی بر رفع ہوگا، جیسے: **یا تلمیذ! اکتب الدرسَ. یا تلمیذان! اکتبا الدرسَ. یا تلامیذُ! اکتُبوا الدرسَ.**

نوٹ: اگر منادی معرّف باللّام ہو تو منادی اور حرف نداء کے درمیان مذکر کے لیے (**أيُّها**) اور مؤنث کے لیے (**أيّتُها**) لایا جائے گا، جیسے: **یا أيُّها الطالب! یا اتها الطالبةُ**، اور (یا) کو حذف کر کے **أيُّها الطالب!** اور **أيَّتُها الطالبةُ** بھی کہنا جائز ہے۔

۳۔ نکرہ غیر مقصودہ: جب منادی ایسا نکرہ جو معیّن نہ ہو تو وہ منصوب ہوگا، جیسے: کوئی اندھا کہے: **یا رجُلًا! خُذْ بیدی** (اے وہ آدمی! میرا ہاتھ پکڑ لے) وہ نہیں جانتا کہ سامنے کون شخص ہے، یا بغیر کسی تعین کے کہا جائے، جیسے واعظ کا قول **یا غافلًا! تَنَبَّهْ** (اے غافل! بیدار ہو جا)

۴۔ مضاف: اگر منادی مضاف ہو تو منصوب ہوگا، جیسے:

یا عبدَ اللّٰهِ! یا اهلَ الکتابِ! یا قارئَ القراٰنِ!

۵۔ سبہ مضاف: اگر منادی شبہ مضاف ہو تو مضاف کی طرح وہ بھی منصوبو ہوگا، جیسے:

یا طالعًا جبلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے)

یا واسعًا عِلمُه (اے وہ ذات جس کا علم وسیع ہے)

یا راغِبًا فی العلم (اے علم میں رغبت رکھنے والے)

مشابہ مضاف وہ ہے، جس کا معنی اس کے معمول (فاعل یا مفعول وغیرہ) کے بغیر مکمل نہیں ہوتا،

جس طرح مضاف مضاف الیہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

خلاصہ: اگر منادی مفرد معرفہ ہو یا نکرہ مقصودہ تو مبنی بر رفع ہوگا اور اگر منادی مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر مقصودہ ہو تو منصوب ہوگا۔

ترخیم

ترخیم: ترخیم باب تفعیل کا مصدر ہے، اس کے لغوی معنی نرم اور آسان کر دینے کے ہیں۔

ترخیم کے اصطلاحی معنی یہ ہے کہ منادی کے آخر سے ایک یا زائد حرفوں کو تخفیف کی وجہ سے حذف کر دیا جائے، اور جس کا آخری حرف تخفیفاً حذف کر دیا جاتا ہے اسے منادی مُرخّم کہتے ہیں، جیسے: یا حارِ، اس کی اصل یا حارثُ تھی۔

منادی میں ترخیم کی شرط یہ ہے کہ وہ علَم مفرد ہو اور اس کے تین سے زائد حروف ہو۔

منادی سے دو حرف حذف کیے جانے کی شرط یہ ہے کہ اس کے آخری حرف صحیح سے پہلے حرف مدّ ہ ہو۔ جیسے: یا مَنْصُ، اس کی اصل مَنْصُورُ تھی، یا منادی کے آخر میں دو حرف زائد ہوں تو ان دونوں کو حذف کیا جائے گا۔ جیسے: یا عُثمُ اس کی اصل یا عثمانُ تھی۔

منادی مرخّم کا اعراب: منادی مرخم کے آخر میں دو حرکتیں جائز ہیں: ایک اس کی اپنی اصلی حرکت یعنی ترخیم سے پہلے اس حرف کی جو حرکت تھی اسے باقی رکھنا جائز ہے۔ جیسے: یا حارِثُ کو یا حارِ پڑھنا، اور دوسری حرکت یہ ہے کہ اسے مبنی بَر ضمّہ پڑھا جائے۔ چونکہ اس کے آخر حرف کے حذف کے بعد اس کی شکل منادی مستقل کی ہوگئی، لہٰذا وہ مفرد معرفہ ہونے کی وجہ سے پڑھا جائے گا۔ جیسے: یا حارِثُ کو یا حارُ بھی پڑھنا جائز ہے۔

مُستغاث بہ:

مستغاث بہ: یہ لفظ استغاثہ کا اسم مفعول ہے، استغاثہ کے معنی مدد طلب کرنے کے ہیں، اس بحث کا تعلق دو باتوں سے ہے:

ا۔ مستغاث بہ: وہ ہے جس سے مدد طلب کی جائے یا فریاد طلب کی جائے، اور یہ درحقیقت

منادی ہوتا ہے، اس لیے اسے منادی مستغاث بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ مستغاث لہ: وہ ہے جس کے لیے مدد طلب کی جاتی ہے یا جس کے خاطر کسی سے فریاد کی جاتی ہے۔

مستغاث یہ وہ منادی ہے جسے حرفِ نداء (یا) کے ذریعے سے پکارا جائے اور وہ (یا) ألتجئ یا أستغيث فعل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ جیسے: يا لَزَيْدٍ لِلمظْلومِ (اے زید! مظلوم کی مدد کر یا فریسی کر)

مستغاث بہ لام مفتوحہ سے مجرور ہوگا اور اسے لام استغاثہ بھی کہا جاتا ہے، اور مستغاث لہ لام جارہ سے مجرور ہوگا، مستغاث اور مستغاث لہ کے درمیان فرق کے لیے پہلا لام فتح سے اور دوسرا لام کسرہ سے استعمال کیا جائے گا۔ مذکورہ مثال میں ''زید'' مستغاث بہ ہے اور ''مظلوم'' مستغاث لہ ہے۔

کبھی مستغاث بہ کے لام مفتوح کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں استغاثہ کے لیے (الف) کا اضافہ کیا جاتا ہے، اس صورت میں مستغاث مبنی بر فتح ہوگا۔ جیسے: يا قَوْمَا للمظلومِ (اے قوم مظلوم کی مدد کر)

مستغاث کا حذف کرنا جائز نہیں ہے، کبھی مستغاث لہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: يا لـلّٰهِ، يا لَلعادِلِ.

مندوب

مندوب نُدبہ سے مشتق ہے، اس کے معنی مردے پر یا کسی مصیبت زدہ پر رویا جائے۔

مندوب وہ اسم ہے جس پر رویا جائے یا دکھ یا دردمندی کا اظہار کیا جائے (وَا) حرف نداء مندوب کے ساتھ خاص ہے اور مندوب کے ساتھ (یا) کا استعمال بھی جائز ہے بشرطیکہ منادی سے التباس نہ ہو، جیسے: وا حُسَيْنَا! يا حُسَينا (ہائے حسین)

حرفِ نداء (یا) یا (وا) أنـدب یا أتوجَّع فعل کے قائم مقام ہے اور مندوب اس کا مفعول بہ ہوگا۔

مندوب کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

ا۔ اسے منادی کی طرح اعراب دیا جاتا ہے۔ جیسے: وَاحسينُ، وَاغلامَ زيدٍ (ائے زید کا غلام)

۲۔۔اس کے اخر میں الف نُد بہ کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے: وا حُسَیْــنَ، وا مُـصِیبًــا (ہائے مصیبت)، یا حسرتٰی (ہائے حسرت)

۳۔ اس کے آخر میں الفِ نُد بہ کے ساتھ ہائے وقف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: وا حُسَیناہْ، وا مصیبتاہْ، یا کَبِدَاہ (ہائے جگر)

نوٹ: مندوب اور مستغاث بہ سے پہلے حرف نداء کا حذف کرنا جائز نہیں۔

اِغراء

قیاسی طور پر مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنے کی دوسری صورت اغراء ہے، پہلی صورت منادی اور اس کے متعلقات جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے۔

اغراء کی تعریف: اغراء کے معنی (اُکسانے) کے ہیں، اغراء سے مراد یہ ہے کہ مخاطب کو کسی عمل کی ترغیب یا شوق دلایا جائے، یا کسی پسندیدہ کام کرنے پر اُبھارا جائے۔

اغراء سے پہلے (اِلْـزَامْ یـا اُطـلـبْ) فعل محذوف ہوتا ہے، اور وہ اس کا مفعول بہ ہوگا، جیسے: الصدقَ (یعنی سچائی کو لازم کرلے) اس کی اصل یہ ہے: الزمِ الصّدقَ.

اغراء کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ مفرد ۲۔مکرّر ۳۔معطوف علیہ

۱۔ مفرد: سے مراد یہ ہے کہ مخاطب کو جس کام پر ابھارا جائے اسے بغیر تکرار ایک مرتبہ ذکر کیا جائے۔ جیسے الاجهَادَ (محنت کو لازم کرلے)

۲۔ مکرّر: یعنی اغراء کے لیے لائے ہوئے اسم کو دوبارہ ذکر کیا جائے۔

جیسے: الصدقَ الصدقَ، العملَ العملَ

۳۔ معطوف علیہ: سے مراد یہ ہے کہ جس اسم کو اغراء کے لیے لایا جائے وہ معطوف علیہ ہو، جس پر کسی اور اسم کا عطف کیا گیا ہو۔ جیسے: الـعـمـلَ و العَزْمَ (عمل اور عزم وہمت کو لازم کرلو) اس کی اصل: الزموا العملَ والعزم ہے۔ العلمَ و الصَبرَ (یعنی علم اور صبر کو لازم کرلے)

اغراء کو مفرد لانے کی پہلی صورت میں فعل کو حذف کرنا اور ذکر کنا دونوں جائز ہے۔ جیسے:

الـصدقَ، یاالـزام الصّدق، اورآخری دوصورتوں میں فعل کا حذف کرناواجب ہے۔جیسے:الـصدقَ الصدقَ، الصدقَ والعملَ.

تحذیر

تحذیر کے معنی ڈرانے کے ہیں اور اصطلاح میں تحذیر کے معنی یہ ہے کہ مخاطب کوکسی ناپسندیدہ چیز سے یا کسی خطرناک امر سے ڈرایا جائے تا کہ وہ اس سے بچے،جس چیز سے ڈرایا جائے اسے محذّ رمنہ کہاجاتاہے،اور جسے ڈرایا جائے اس کومحذَّ رکہتے ہیں۔

محذّ رمنہ کسی فعل محذوف کا مفعول بہ ہوتا ہے،جس چیز سے ڈرایا جائے اس سے پہلے: اتَّقِ، احْذَرْ، یاباَعِدْ۔جیسے:افاعل محذوف ہوتے ہیں۔

تحذیرکی دوصورتیں ہیں،پہلی صورت یہ ہے کہ فعل کوحذف کر کے صرف محذّ رمنہ کوذکرکیا جائے، اوردوسری صورت یہ ہے کہ محذّ رمنہ سے پہلے،محذّ ر(جس کوڈرایا جائے) کوضمیر منصوب منفصل(ایّاک) کی صورت میں ذکرکیا جائے۔

پھر ہر دوصورتیں استعمال کے اعتبار سے تین تین طریقوں پر مشتمل ہیں۔

۱۔ پہلی قسم: اس میں محذّ رمنہ کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

(الف) محذّ رمنہ کوبغیرکسی تکرارمفردذکرکیا جائے،جیسے:الـکسـلَ (سستی سے بچ)وہ اصل میں احذرالکسلَ تھا۔

(ب) محذّ رمنہ کوکترا کے ساتھ ذکرکیا جائے،جیسے:الـکـذبَ الـکـذبَ (جھوٹ سے بچ جھوٹ سے بچ)اس کی اصل اِتّقِ الکذبَ تھی۔

(ج) محذّ رمنہ کوحرف عطف کے ساتھ ذکرکیا جائے،جیسے:یـدَکَ والـمِدادَ (اپنے ہاتھ کو سیاہی سے محفوظ رکھ)اس کی اصل:باعِدْ یدَکَ واحذَرِ المِدَادَ تھی۔

۲۔ دوسری قسم: پہلی قسم کی طرح اس کی بھی تین صورتیں ہیں:

(الف) محذّ رمنہ کوواو عاطفہ کے بعدذکرکیا جائے اورحرف عطف سے پہلے محذّ رکوضمیر منصوب منفصل(ایّاک) کی صورت میں ذکرکیا جائے،جیسے:إیَّاکَ والأسدَ (یعنی اپنے آپ کوشیر سے بچا)

اس کی اصل نفسَک و الاسدَتھی اس کی تقدیر اس طرح ہوگی اِتقِ نفسَک من الأسدِ.

(ب) محذّ رمنہ کو حرفِ جر (مِن) کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے: إیَّاکَ من الأسد، و اِیّاک من الشرّ (اپنے آپ کو شر سے دور رکھ) اس کی اصل ایاک باعدْ من الشرِ ہے۔

(ج) محذّ منہ کو مصدر مؤ وّل کی صورت میں ذکر کیا جائے، جیسے: إیّاکَ أن تکسلَ (سُستی کرنے سے بچ) اس کی صال إیاک باعِدْ مِن أن تکسلَ تھی۔

نوٹ: اغراء کی طرح تحذیر کی بھی تین صورتیں ہیں: مفرد، مکرر اور معطوف علیہ، اسی لیے اکثر نحو کی کتابوں میں اغراء اور تحذیر کا بیان ایک ساتھ کیا جاتا ہے۔

اغراء میں کسی بات کے کرنے پر اکسایا و اُبھارا جاتا ہے اور تحذیر میں کسی کام کے نہ کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے یا کسی امر سے ڈرایا جاتا ہے۔

اشتغال

مفعول بہ کے فعل کو وجوبی طور پر حذف کرنے کی آخری صورت اشتغال ہے۔

تعریف: اشتغال کا لغوی معنیٰ ''مشغول ہونا'' ہے، اور اصطلاح میں اشتغال سے مراد یہ ہے کہ کہ ایک ایسا اسم جو فعل سے مقدم ہو اور اس فعل سے متصل ایک ایسی ضمیر ہو جو مذکورہ اسم کی طرف لوٹتی ہو، اور وہ فعل اپنے مابعد ضمیر میں عمل کرنے میں مشغول ہونے کی وجہ سے اپنے ماقبل اسم میں عمل نہیں کرسکتا، جس کی وجہ سے اس اسم سے پہلے مذکورہ فعل ہی کی طرح ایک فعل کو محذوف مانا جاتا ہے تاکہ وہ اس محذوف فعل کا مفعول بہ بن سکے، اور مذکورہ فعل اس محذوف فعل کی تفسیر واقع ہوگا، جیسے: زیدًا ضربتُہ (زید میں نے اس کو مارا) (ضربت) اپنے مابعد ضمیر میں عمل کرنے کی وجہ سے ''زید'' میں عمل نہیں کرسکتا، اس لیے (زیدًا) سے پہلے (ضربتُ) فعل محذوف مانا جائے گا، اس کی تقدیر یہ ہوگی ''ضربتُ زیدًا ضربتُہ'' اشتغال کی مشہور مثال قرآن کریم کی یہ آیت ہے: ''والقمر قدّرنٰہ منازل'' (اور چاند جس کی منزلیں ہم نے مقدّر کی ہیں) اس کی تقدیر یہ ہے وقدرنا القمر قدّرناہ، (القمر) مفعول بہ کا فعل ''قدّرنا'' محذوف کردیا گیا۔

اشتغال کا دوسرا نام ''اضمار علی شرطِ تفسیر'' بھی ہے، یعنی وہ اسم جس کے فعل کو اس شرط پر محذوف

کر دیا جاتا ہے کہ اس کے بعد آنے والا فعل اس کی تفسیر بیان کر رہا ہے۔

اور کبھی فعل ایسے اسم پر عمل کرنے میں مشغول ہوتا ہے کہ اس کا تعلق ما قبل اسم سے ہوا کرتا ہے اور اس اسم کی اضافت ایسی ضمیر کی طرف ہوتی ہے جو اس اسم کی طرف لوٹے، جیسے: زیدا ضربتُ أخاه (زید میں نے اس کے بھائی کو مارا) البتہ (زیدا) سے پہلے (ضربت) فعل کو محذوف ماننے کی صورت میں معنی مقصود میں فساد واقع ہوگا، اس لیے اس سے پہلے اس فعل سے لازم آنے والے معنی پر مشتمل فعل کو محذوف مانا جائے گا، تقدیرِ عبارت اس طرح ہوگی: أَهَنْتَ زیدا ضربت أخاه (یعنی میں نے زید کے بھائی کو مار کر اس کی اہانت کی)

اور اگر معنی فاسد نہ ہو تو اسی فعل کو محذوف مانا جا سکتا ہے جیسے: زیداً اکرمت أخاہ، یہاں (زیدًا) سے پہلے "اکرمتُ"، فعل محذوف ہوگا۔

معلومات کی جانچ

۱۔ مفعول بہ کے عامل (فعل) کو حذف کرنے کی کتنی صورتیں ہیں؟

۲۔ منادی کی تعریف ااور اس کے اقسام تحریر کیجیے۔

۳۔ منادی نکرہ مقصودہ ونکرہ غیر مقصودہ کی تعریف اور اُن کا اعراب لکھیے۔

۴۔ ترخیم اور مندوب کی تعریف مع امثلہ تحریر کیجیے۔

۵۔ مستغاث بہ اور مستغاث لہ پر داخل ہونے والے (لام) کے فرق کو مثالوں سے واضح کیجیے۔

۶۔ اغراء کی تعریف اور اس کے استعمال کی تین صورتیں لکھیے۔

۷۔ تحذیر کی تعریف اور اس کے استعمال کے مختلف طریقے تحریر کیجیے۔

۸۔ اشتغال کی تعریف مع مثال ذکر کیجیے۔

تمرینات

۱۔ درج ذیل جملوں میں منادی، مندوب، اور مستغاث بہ کو متعیّن کیجیے۔

(۱) یا ظالما تبصّر فی العواقب (۲) یا لرجالِ المال للفقراءِ

(۳) یا فتیانِ لا تعبثان بالأزهار (۴) وا مثیر الحرب

(۵) جُوْدُوا یا أھِل الفضل (۶) یا للمحسنین للفراء

(۷) وا مَنْ فتحَ مصر (۸) وا کبداہ

۲۔ حسب ذیل اسماء پر حرف نداء داخل کر کے ان کو مناسب اعراب دیجیے۔

۱. ………… تلمیذین اجتھدا فی الدروس ۲. ………… بنتاہ

۳. ………… التلامیذ سیرو ا فی سبیل النحاح ۴. ………… للغنیّ للفقیر

۵. ………… تلامیذ لا تضیّعوا أقاتکم ۶. ………… حسینا

۷. ………… أخوایَ استمعا إلی نصیحة المعلم

۸. ………… أبو الفضل أنظر إلینا

۳۔ حسب ذیل دو لفظوں سے اغراء کی تین صورتیں مثالوں سے واضح کیجیے۔

الصِّدق– العمل

۴۔ حسب ذیل دو لفظوں سے تحذیر کی تین صورتیں مثالوں سے واضح کیجیے۔

الکذب– البخل

۵۔ (خالدًا أکرمتُه) اس مثال کا تعلق کس قاعدے سے ہے؟ اور (خالدًا) کس فعل سے منصوب ہے۔

اکائی۔9

اکائی کے اجزا

9.1 مقصد ....
9.2 تمہید ....
9.3 مفعول مطلق کی تعریف..
9.4 مفعولِ مطلق کے مقاصد ....
9.5 مفعول مطلق کے عوامل ....
9.6 نائب مفعول مطلق..
9.7 مفعول مطلق کے عامل (فعل) کا حذف ....
9.8 معلومات کی جانچ ....
9.9 تمرینات..
9.10 سفارش کردہ کتابیں..

مفعولِ مطلق

مقصد

اس اکائی کو پڑھ کر بعد طلبہ:

☆ مفعول مطلق اور مفعول بہ کے درمیان فرق کو جان لیں گے۔

☆ مفعول مطلق کے استعمال کے مقاصد سے واقف ہو جائیں گے۔

☆ مفعول مطلق کے عامل سے آگاہ ہو جائیں گے۔

☆ کو اسماء مفعول مطلق کے نائب بن سکتے ہیں اُن کی تفاصیل سے واقفیت حاصل کریں گے۔

☆ مفعول مطلق کے فعل کے حذف کی صورتوں سے باخبر ہو جائیں گے۔

☆ مشقوں کے ذریعے مفعول مطلق اور دوسرے مفاعیل کے درمیان امتیاز کر سکیں گے۔

تمہید

آپ گذشتہ سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ُسے مفعول بہ کہتے ہیں، اور وہ منصوب ہوتا ہے، مفعول کی اور ایک قسم مفعول مطلق ہے جو مفعول بہ کی طرح منصوب ہوتا ہے اور اس مفعول کے ذریعے فعل کی تاکید یا فعل کی نوعیت یا فعل کے واقع ہونے کی تعداد کا علم ہوتا ہے، جیسے: ہم اردو میں کہتے ہیں:

۱۔ خالد نے خوب کھایا۔

۲۔ خالد ہوا کی طرح چلا۔

۳۔ خالد نے لڑکے کو دو مرتبہ مارا۔

ان جملوں میں پہلا جملہ خالد کے کھانے کی تاکید کرتا ہے اور دوسرے جملے سے خالد کے چلنے کی نوعیت کا پتہ چلتا ہے اور تیسرے جملے سے فعل کی تعداد کا علم ہوتا ہے، مذکورہ تین جملوں کو بالترتیب عربی زبان میں اس طرح استعمال کریں گے۔

١. أكل خالدٌ أكْلًا

۲. سارَ خالدٌ سَيْرَ الهواءِ

۳. ضرب خالدٌ الولدَ ضَرْبَتَيْنِ

مفعولِ مطلق کی تعریف

مفعولِ مطلق وہ اسم منصوب ہے جو اپنے ماقبل فعل ہی کا مصدر ہو یا اُس کا ہم معنی ہو، جیسے:
ضربتُ الولدَ ضَرْبًا (میں نے لڑکے کوخواب میں مارا)قَعدتُّ جلوسًا (میں واقعی بیٹھا)
پہلی مثال میں "الولد" مفعول بہ اور "ضربًا" مفعول مطلق ہے، جو اپنے ماقبل فعل کا مصدر ہے، اور دوسری مثال میں "جلوسا" مصدر، مفعول مطلق ہے جو اپنے ماقبل فعل کا ہم معنی ہے۔
وجہ تسمیہ: اس مفعول کے ساتھ بہ، فیہ، لہ اور معہ کی قیدیں نہیں ہوتیں، اس لیے اُسے مفعول مطلق کہا جاتا ہے۔

مفعولِ مطلق کے مقاصد

مفعولِ مطلق کے استعمال کے تین مقاصد ہیں، مفعول مطلق کا استعمال حسب ذیل مقاصد میں سے کسی ایک غرض کے لیے ہوگا:

۱۔ تاکید: مفعول مطلق اپنے مذکور فعل کی تاکید کرتا ہے، جیسے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "و كلم الله موسى تكلمًا" (اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے واقعی کلام کیا)

۲۔ بیانِ نوع: مفعول مطلق فعل کے واقع ہونے کی نوعیت وکیفیت بتانے کے لئے آتا ہے، جیسے: جلستُ جِلْسَةَ القارئ (میں قاری کے بیٹھک کی طرح بیٹھا) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اذكروا الله ذِكرًا كثيرًا" (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو)

اس صورت میں مصدر عموماً (فِعْلَة) کے وزن پر آتا ہے جیسے: مِشْيَة، اور بیانِ نوع کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ مصدر کے ساتھ اس کی صفت ذکر کی جائے جیسا کہ دوسری مثال میں (کثیرا) مصدر کی صفت واقع ہے۔

۳۔ بیانِ عدد: اس میں فعل کے وقوع کی تعداد بیان کی جاتی ہے، جیسے: ضربتُ الولدَ

ضَرْبَةً/ ضربتَيْن/ ضرباتٍ (میں نے لڑکے کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ مارا)

اس صورت میں مصدر عموماً "فَعْلَة" کے وزن پر ہوتا ہے، جیسے: جَلْسَة/ جَلْسَتَيْن/ جَلسات.

مفعول مطلق کے عوامل

مفعول مطلق کے عوامل (نصب دینے والے کلمات) تین ہیں؟ مفعول مطلق کو نصب حسب ذیل تین عوامل میں سے کسی ایک عامل کی وجہ سے آئے گا۔

۱۔ مفعول مطلق کا عامل اس جیسا مصدر ہوگا، جیسے عجبتُ من ضربِکَ زیدًا ضربًا شدیدًا (میں نے تیرے زید کو سخت مارنے پر تعجب کیا) اس مثال میں (ضربا) مفعول مطلق ہے، اس کا عامل نفس مصدر (ضربک) ہے۔

۲۔ مفعول مطلق جو حقیقۃً مصدر ہوا کرتا ہے، اس کا عامل اسی سے مشتق اُس کا فعل ہو، جیسا کہ اس کی کئی مثالیں گذر چکی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وسلّموا تسلیمًا" اور (نبی پر) خوب سلام بھیجو۔

۳۔ مفعول مطلق کا عامل اسی سے مشتق صفت کا صیغہ ہو، جیسے: ھو ضاربٌ زیدًا ضَرْبًا (وہ زید کو خوب مارنے والا ہے) اس مثال میں (ضربًا) مفعول مطلق کا نصب (ضاربٌ) اسم فعال کی وجہ سے ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "الصّآفاتِ صَفًّا" (ان فرشتوں کی قسم ہے جو اچھی طرح صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں)

نائب مفعول مطلق

چند ایسے اسماء ہیں جو فعلِ مذکور کے مصدر نہیں ہوتے مگر حکم میں مصدر (یعنی مفعول مطلق) کے قائم مقام ہوتے ہیں، یہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اسم مصدر: مصدر کی جگہ اسم مصدر ذکر کیا جائے۔ جیسے: کلّمتُک کلامًا، واغتسلتُ غُسْلًا، ان دونوں مثالوں میں تکْلیما اور اغْتِسالا مصدر کے بجائے کلاما اور غَسلا ذکر کیا گیا۔

۲۔ دوسرے فعل کا مصدر: ایسا مصدر جو مذکورہ فعل کے مادّہ میں شریک ہو، جیسے: اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے:"و تَبَتَّلْ اِلیہِ تَبتیلًا" (دنیا سے منقطع ہوکر پورے طور پر اسی کی طرف متوجّہ رہو) مصدر کو باب تفعّل (تبتّل) کے بجائے بابِ تفعیل سے لایا گیا ہے۔

۳۔ مرادفِ مصدر: وہ مصدر جو مذکورہ فعل کا ہم معنی ہو، اوس کے مادّے میں شریک نہ ہو، جیسے: سُرِرْتُ فَرحًا (میں خوب خوش ہوا)

۴۔ صفت: وہ اسم جو مذکورہ فعل کے مصدر کی صفت واقع ہو اور مصدر محذوف ہو، جیسے: اذکروا الله کثیرًا (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو) یہ اصل میں (ذکرًا کثیرا) تھا، ضربتُه کضربِ الأمیر (میں نے اس کو امیر کے مارنے کی طرح مارا) اس کی اصل ضربًا کضرب الأمیر ہے۔

۵۔ اسم اشارہ: مصدر کی جگہ وہ اسم اشارہ ذکر کیا جائے جس کا مُشارٌ الیہ مصدر ہو، جیسے:

ضربتُه هٰذا الضربَ (میں نے اُسے اس قسم کی مار ماری)

أکرمتُه ذٰلک الاِکرامَ (میں نے اس کا وہ اکرام کیا)

٦۔ اسمِ آلہ: مصدر کی جگہ وہ آلہ ذکر کیا جائے جس کے ساتھ مذکورہ فعل واقع ہوا ہو، جیسے:

ضربتُ اللِصَّ سَوْطًا (میں نے چور کو ایک کوڑا مارا)

و ضربتُه عصًا (میں نے اس کو ایک ڈنڈا مارا)

۷۔ اسمِ عدد: وہ اسم عدد جس کی تمیز مذکورہ فعل کا مصدر ہو، جیسے:

جلستُ ثلاثَ جلسَاتٍ (میں تین نشستوں میں بیٹھا) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً (تم اُن کو اَسّی کوڑے مارو)

۸۔ لفظ کُلّ یا بعض: جب کہ وہ دونوں فعل کے مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے:

سعَیْتُ بعضَ السَّعْیِ (میں نے کچھ کوشش کی) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:"فلا تمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْل" (کسی ایک طرف مکمل مائل نہ ہوجاؤ)

۹۔ نوعِ مصدر: وہ اسم جو مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے، جیسے:

رجع الجیشُ القهْقَرَی (لشکر الٹے پاؤں لوٹا) اس کی اصل رجوع القهقری ہے۔

۱۰۔ ضمیر: وہ ضمیر جو مصدر کی طرف لوٹتی ہو، جیسے:

اجتهدتُ اِجْتهادًا لم یجتهدْه غَیْرِی (میں نے ایسی محنت کی جس کو میرے علاوہ کسی نے نہیں کیا) اس مثال میں (لم یجتهده) کی منصوب ضمیر جو مفعول مطلق کے قائم مقام ہے (اجتهادا) مصدر کی طرف لوٹ رہی ہے۔

مفعول مطلق کے عامل (فعل) کا حذف

کبھی مفعول مطلق کے عامل (نصب دینے والے فعل) کو حذف کر دیا جاتا ہے یہ حذف جوازاً ہوگا یا وجوبی ہوگا۔

جمہور نحویین اس بات پر متفق ہیں کہ وہ مفعول مطلق جو بیانِ نوع یا بیانِ عدد کے لیے آتا ہے اس کے عامل (فعل) کو محذوف کرنا جائز ہے بشرطیکہ حذف پر کوئی دلیل اور قرینہ پایا جائے، قرینے کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ قرینہ مقالیہ: جیسے کسی نے آپ سے پوچھا کیف ضربتَ؟ تو آپ اس کے جواب میں کہیں کہ "ضَرْبًا شدیدًا" (سخت مار) اصل عبارت ہوگی "ضربتُ ضربًا شدیدًا" فعل کے محذوف ہونے پر سائل کا سوال قرینہ ہے۔

۲۔ قرینہ حالیہ: جیسے اس شخص کو جو آپ کی ملاقات کے لیے آیا آپ کہتے ہیں خَیْرَ مَقْدَمٍ (آپ کا آنا خیر یعنی مبارک ہو) اس کی اصل قدِمتَ خیْرَ مقدمٍ اور جیسے کوئی حج کی تیاری کر رہا ہے تو آپ کہتے ہیں "حجًّا مَبْرورًا" یہاں فعل "حججت" محذوف ہے یعنی آپ کا حج مقبول ہو، ان دونوں مثالوں میں فعل کے محذوف ہونے پر دلیل مخاطب کی حالت ہے۔

کچھ ایسے مقامات ہیں جن میں مفعول مطلق کے عامل کو وجوبی طور پر حذف کیا جاتا ہے، اس حذف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) قیاسی (۲) سماعی

۱۔ حذف قیاسی: اسالیب طلبیّہ یعنی امر و نہی اور دعاء اور استفہام توبیخی میں مفعول مطلق کے عامل کو قیاسًا یعنی قاعدے کے مطابق حذف کرنا واجب ہے۔

(اُ) اَمر: جیسے "صَبْرًا جمیلًا" (صبرًا) مفعول مطلق کا فعل محذوف ہے۔ یعنی اصْبِرْ

صبرًا جميلًا (صبرِ جمیل اختیار کر)

(ب) نہی: جیسے سکوتًا لا تکلُّمًا (خاموش رہ بات مت کر) اس کی اصل یہ ہے: اُسکتْ لا تتکلَّم

(ج) دعاء: جیسے سَقْیًا، اس کے معنی ہے "سَقاک اللّٰہُ سَقْیًا" (اللہ تجھے سیراب کرے) "رَعْیًا" اس کا معنی "رعاک اللّٰہُ رَعْیًا" (اللہ تیری حفاظت کرے)

(د) استفہام توبیخی: زجر و توبیخ کا ارادہ کیا گیا ہو، جیسے أتکاسُلًا وقد قرُب الامتحانُ" اس مثال میں (تکاسلاً) مصدر سے پہلے تتکاسل محذوف ہے، جو ایسے استفہام کے بعد واقع ہوا ہے اس سے زجر و توبیخ مقصود ہے، اس جملہ کا معنی ہے: تو کیوں سستی برت رہا ہے جب کہ امتحان کا وقت قریب آچکا ہے۔

۲۔ حذفِ سماعی: ایسے مصادر جو طلب (امر و نہی و دعا اور استفہام) کے معانی پر دلالت نہ کرتے ہوں تو اُن کے عوامل کا حذف سماعی ہوگا، اَن کا استعمال عربوں سے ایسا ہی منقول ہے جیسے: "سمعًا و طاعةً" بمعنی أسمعُ و أُطِع ہے، اور تعجب کے موقعہ پر کہا جاتا ہے: عَجبًا یا عُبًا لَّکَ، اور شکریہ ادا کرنے کے لیے کہا جاتا ہے: شکرًا، اس کا فعل "أشکرک" محذوف ہے اور بعض مصادر کا استعمال اضافت سے کیا جاتا ہے، جیسے: "سبحانَ اللّٰہ" اور معاذَ اللّٰہ"

اور بعض مصادر کا استعمال بصورتِ تثنیہ مخاطب کی ضمیر کی طرف اضافت کے ساتھ مسموع ہے، اور ان میں تثنیہ کے حقیقی معانی مراد نہیں ہوتے، تثنیہ کا ذکر صرف اس عمل کی تکثیر پر دلالت کرتا ہے، جیسے: "لبّیک و سَعْدیْکَ" بمعنی: إجابةً بعد إجابةٍ" و إسعادًا بعد إسعادٍ اور رحم کے طلب کے لیے کہا جاتا ہے: "حَنَانَیْکَ" یعنی تَحَنّنًا بعدَ تحنُّنٍ" اور ڈرانے کے لیے کہا جاتا ہے: "حَذَارَیْکَ" یعنی أحَذِّر حَذرًا بعدَ حذرٍ"

معلومات کی جانچ

۱۔ مفعول مطلق کی تعریف کیجیے۔

۲۔ مفعولِ مطلق کے استعمال کے مقاصد ذکر کیجیے۔

۳۔ مفعولِ مطلق کے عوامل مثالوں سے بتائیے۔

۴۔ مفعولِ مطلق جو بیانِ نوع کے لیے ہوتا ہے اسے مثال سے واضح کیجیے۔

۵۔ نائب مفعولِ مطلق کے چند اقسام مثالوں سے تحریر کیجیے۔

۶۔ مفعول مطلق کے عامل (فعل) کے حذفِ جوازی اور وجوبی کی ایک ایک مثال دیجیے۔

۷۔ سَقْيًا اور رَعْيًا کا فعلِ ناصب بتائیے۔

۸۔ لبَّیْک کے عامل کا حذف قیاسی ہے یا سماعی، واضح کیجیے۔

تمرینات

۱۔ مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کیجیے اور ان میں مفعول مطلق تاکیدی ونوعی اور عددی کا تعیّن کیجیے۔

(الف) ضرب الولدُ الكلبَ ضرْبًا (ب)مرَّ القطارُ مرَّ السَّحاب

(ج) تدور الأرضُ دورةً فی اليوم (د) مشی زيدٌ مِشْية المتكبّرِ

(ہ) قرأت الكتاب قراءتَيْن (و) اصبروا صبرًا جميلًا

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات کو اپنے جملوں میں بطور مفعول مطلق استعمال کیجیے۔

جريا سريعا – ضربته – خوفا عظيما – سجدتين –

ضربات – نجاحا باهرا – مشية اللّص

بعض السعی – كلّ اجتهاد – ذٰلک الضرب

۳۔ حسب ذیل کلمات میں نائب مفعول مطلق کا تعین کیجیے۔

۱. قرأت الكتاب ثلاث قراءاتٍ

۲. خالد يحبّ المعلّم كلَّ حبٍّ

۳. ضرب الشرطیّ اللّصّ شديدًا

۴. ضربت السائق الخيل سَوْطا

۵. أنفق بعض الإنفاق فی الخير

۶. سقية كوبا

۷. أكلت البنت الأثمار كثيرا

۸. أكرم المضيف الضيف ذٰلک الإكرام

۴۔ خالی جگہوں کو مناسب مفعول مطلق سے پر کیجیے۔

۱. تثور البراكين فی بعض الجهات ....

۲. يئب النّمر .... الأسد.

۳. فاض النهر ....

۴. ضربت المجرم .... ضربات.

۵. رغبت فی المطالعة .... الرّغبةِ.

۶. مشی اللِّصّ .... الهِرِّ.

۷. فاز صديقی .... عظيما.

۸. الطفل يبکی ....

سفارش کردہ کتابیں

---

۱. هداية النحو ۲. كتاب النحو : عبدالرحمن امرتسری

۳. النحو الواضح ۴. جامع الدروس العربية: شيخ مصطفی علايني

۵. النحو الكافی مع الإعراب الشافی: ڈاکٹر حافظ سيد بديع الدين صابری

اکائی۔10

اکائی کے اجزا

10.1 مقصد ....

10.2 تمہید ....

10.3 اسماءِ مشتقّہ ....

10.4 اسم فاعل ....

10.4.1 اسم فاعل کی گردان ....

10.4.2 ''کرُم'' سے اسم فاعل ....

10.4.3 اسم فاعل اور فاعل میں فرق ....

10.5 اسم مفعول ....

10.5.1 اسم مفعول کی گردان ....

10.5.2 صیغہ ''فعیل'' بمعنی اسم مفعول ....

10.5.3 اسم مفعول اور مفعول میں فرق ....

10.5.4 اسم فاعل اور اسم مفعول کا اعراب ....

10.5.5 معلومات کی جانچ (اسم فاعل اور اسم مفعول) ....

10.5.6 تمرینات ....

10.6 صفتِ مشبّہ ....

10.6.1 صفتِ مشبّہ کے قیاسی اوزان ....

10.6.2 صفت مشبّہ کے سماعی اوزان ....

10.6.3 معلومات کی جانچ ....

10.6.4 تمرینات ....

10.7 اسمِ مبالغہ ....
10.7.1 مبالغے کے اوزان ....
10.7.2 ''فعّال'' کا صیغہ ....
10.8 اسمِ تفضیل ....
10.8.1 اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق ....
10.8.2 اسم تفضیل کے اوزان ....
10.8.3 اسم تفضیل بنانے کے شرائط ....
10.8.4 معلومات کی جانچ (اسم مبالغہ و اسم تفضیل) ....
10.8.5 تمرینات ....
10.9 اسمِ ظرف ....
10.9.1 اسم ظرف بنانے کا طریقہ ....
10.9.2 اسم ظرف کے اوزان ....
10.9.3 مَفْعلۃ کا وزن ....
10.10 اسمِ آلہ ....
10.10.1 اسم آلہ کے اوزان ....
10.10.2 معلومات کی جانچ (اسم ظرف و اسم آلہ) ....
10.10.3 تمرینات ....
10.10.4 فرہنگ ....
10.10.5 سفارش کردہ کتابیں ....

اسماءِ مشتقّہ

مقصد

اس اکائی کو پڑھ کر طلبہ:

☆ مصدر و مشتق اور جامد کا فرق جان لیں گے۔

☆ اسم مشتق اور اس کے اقسام سے واقف ہو جائیں گے۔

☆ اسماء مشتقّہ جیسے اسم فاعل و اسم مفعول و مبالغہ و صفت شبہ و اسم تفضیل و اسم ظرف اور اسم آلہ کی تعریف اور اُن کے احکام سے باخبر ہو جائیں گے۔

☆ مشقوں کے ذریعے مذکورہ اقسام کو اچھی طرح سمجھ جائیں گے اور اُن کے درمیان تمیز کر سکیں گے۔

10.2 تمہید

اسم کی تقسیم کبھی جنس کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ جیسے: مذکر و مؤنث، اور کبھی عدد کے اعتبار سے۔ جیسے: مفرد، تثنیہ اور جمع، اور کبھی عام اور خاص ہونے کے اعتبار سے۔ جیسے: معرفہ اور نکرہ، مختلف اعتبارات سے اسی طرح اسم کی کئی قسمیں ہیں۔

اسم کی اور ایک تقسیم اس کے کسی اصل سے نکالے جانے یا نہ نکالے جانے کے اعتبار سے کی جاتی ہے، اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔مصدر ۲۔مشتق ۳۔جامد

۱۔ مصدر: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم سے نہ نکالا گیا ہو، لیکن اس سے کئی اسماء اور افعال مشتق کئے جاتے ہیں (نکالے جاتے ہیں) اور جو کسی بھی اسم یا فعل کا ماخذ اور اصل سمجھا جاتا ہے۔

جیسے: نَصْر (مصدر) سے نَصَرَ (فعل) اور ناصِرٌ (اسم فاعل)

ذَهَابٌ (مصدر) سے ذَهَبَ (فعل) اور ذاهِبٌ (اسم فاعل)

۲۔مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکالا گیا ہو، اور اس میں مصدر کا بنیادی معنی موجود ہوتا ہے،

جیسے:ضَـرْبٌ (مارنا)مصدر سے:ضَـارِبٌ (مارنے والا)اسم فاعل اورمَـضْـرُوبٌ ضَرْبٌ (مارنا) مصدر سے:ضَارِبٌ (مارنے کا آلہ)اسم آلہ وغیرہ اسماءنکالے گئے ہیں۔

۳۔ جامد: وہ اسم ہے جوکسی دوسرے لفظ سے نہ نکالا گیا ہواور نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ نکالا جاتا ہے۔

جیسے: رَجُلٌ و کرسِیٌّ و بیْت وغیرہ

10.3 اسمائے مشتقّہ

اسماءمشتقہ جملہ سات ہیں:

۱۔اسم فاعل ۲۔اسم مفعول

۳۔صفت مشبّہ ۴۔اسم مبالغہ

۵۔اسم تفضیل ۶۔اسم ظرف (اسم زمان واسم مکان)

۷۔اسم آلہ

10.4 اسمائے فاعل

اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جواس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔

ثلاثی مجرّد (تین حروف والے افعال) سے اسم فاعل (فَاعِلٌ) کے وزن پرآتا ہے۔

جیسے: ضاربٌ (مارنے والا) کاتبٌ (لکھنے والا)

اگر ثلاثی مجرّد کا ''عین'' حرف علّت والا ہوتو واو یا یاء کو ہمزہ سے تبدیل کریں گے۔

جیسے: یقوْلُ سے قائِل (کہنے والا)

یبع سے بائِع (بیچنے والا)

ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ سے اسمِ فاعل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان افعال کے علامتِ مضارع کو میم مضموم (ضمہ والی میم) سے بدلا جائے گا اور آخر حرف سے ماقبل کو کسرہ آئے گا۔

جیسے: یُسْلِمُ سے مُسْلِمٌ

يُقَابِلُ سے مُقَابِلٌ

يَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ

يُوَسْوِسُ سے مُوَسْوِسٌ

يَطْمَئِنّ سے مُطْمَئِنٌّ

10.4.1 اسم فاعل کی گردان

اسم فاعل کے جملہ چھ صیغے ہیں:

مذکر کے تین صیغے: واحد، تثنیہ اور جمع

مؤنث کے تین صیغے: واحد، تثنیہ اور جمع

ثلاثی مجر سے اسم فاعل کی گردان:

		مذکر	مؤنث
واحد	:	كَاتِبٌ (لکھنے والا)	كَاتِبَةٌ (لکھنے والی)
تثنيه	:	كَاتِبَانِ (دو لکھنے والے)	كَاتِبَتَانِ (دو لکھنے والیاں)
جمع	:	كَاتِبُوْنَ (لکھنے والے)	كَاتِبَاتٌ (لکھنے والیاں)

غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کی گردان:

		مذکر	مؤنث
واحد	:	مُصَدِّق (تصدیق کرنے والا)	مُصَدِّقَةٌ (تصدیق کرنے والی)
تثنيه	:	مُصَدِّقَانِ (دو تصدیق کرنے والے)	مُصَدِّقَتَانِ (دو تصدتق کرنے والیاں)
جمع	:	مُصَدِّقُوْنَ (تصدیق کرنے والے)	مُصَدِّقَات (تصدیق کرنے والیاں)

10.4.2 باب "كَرُمَ" سے اسم فاعل:

باب (كَرُمَ) سے اسم فاعل کا صیغہ (فَعِيْل) کے وزن پر آتا ہے جو دراصل صفت مشبّہ کا صیغہ ہے۔ جیسے: كرُمَ سے كريْمٌ

بَخُلَ سے بَخِيُل

قرُبَ سے قریبٌ

بَعُدَ سے بعیْد

نوٹ: جب اسم فاعل ایسے فعل سے بنایا گیا ہو، جس کا لام حرفِ علّت والا ہو تو حالت رفعی و جرّی میں حرف علّت کو گرا دیا جائے گا بشرطیکہ اسم فاعل (أل) اور اضافت سے خالی ہو، جیسے: یدعُوْ سے دَاعٍ اور یَقْضِیْ سے قاضٍ. جاءَ داعٍ – رأیتُ داعیًا – مررتُ بالدّاعِیْ

10.4.3 اسم فاعل اور فاعل میں فرق:

فاعل اس ذات کو کہتے ہیں جس سے فعل واقع ہو، اور اس میں وصفی معنی پایا جانا ضروری نہ ہو، جیسے: صَدَقَ خالدٌ (خالد نے سچ کہا) خالد فاعل ہے اسم فاعل نہیں۔

اسم فاعل وہ اسم ہے جس سے فعل قائم ہو، اور اس میں وصفی معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: خالدٌ صادقٌ (خالد سچا ہے) "صادقٌ" اسم فاعل ہے، فاعل نہیں، اس لیے اسم فاعل جملے میں مفعول بہ بھی ہوسکتا ہے، جیسے: "رایتُ الکاتب" اس جملے میں الکاتب اسم فاعل مفعول بہ ہے اور کبھی اسمِ فاعل اور فاعل دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔ جیسے: جاء الصادق (سچا آدمی آیا) اس جملے میں الصادق اسم فاعل ہے اور فاعل بھی۔

10.5 اسمِ مفعول

اسم مفعول: وہ ایک ایسا وصف ہے جو فعل مجہول سے اخذ کیا جاتا ہے، اور وہ اس ذات کو بتاتا ہے جس پر فعل واقع ہوا ہے۔

ثلاثی مجرد سے وہ (مَفْعُوْل) کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: مَضْرُوبٌ (مارا ہوا) مَفْتُوْح (کھولا ہوا) مَکْتُوْب (لکھا ہوا)

ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے فعل مجہول کی علامتِ مضارع کو میم مضموم سے بدلا جائے گا، اور آخر حرف سے ماقبل کا فتحہ برقرار رہے گا، اسم فاعل کے آخر حرف سے ماقبل کسرہ آتا ہے اور اسم مفعول میں فتحہ آتا ہے، جیسے:

يُكرَمُ سے مَكْرَمٌ (عزت کیا ہوا) مُكرِمٌ (عزت کرنے والا)

يُصدَّقُ سے مُصدَّق (تصدیق کیا ہوا) مُصدِّق (تصدیق کرنے والا)

يُبعَثِرُ سے مُبعْثَرٌ (پھیلایا ہوا) مُبعْثِر (پھیلانے والا)

10.5.1 اسم مفعول کی گردان

اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی جملہ چھ صیغے آتے ہیں۔ جیسے:

ثلاثی مجرد سے اسم مفعول

	مذکر		مؤنث	
واحد :	مَضْرُوْبٌ	(مارا ہوا)	مَضْرُوْبَة	(ماری ہوئی)
تثنیه :	مَضْرُوْبانِ	(دو مارے ہوئے)	مَضْرُوْبَتَانِ	(دو ماری ہوئیں)
جمع :	مَضْرُوْبُوْنَ	(مارے ہوئے)	مَضْرُوْبات	(ماری ہوئیں)

غیر ثلاثی مجرّد سے اسم مفعول کی گردان

	مذکر		مؤنث	
واحد :	مُكْرَمٌ	(عزت کیا ہوا)	مُكْرَمَة	(عزت کی ہوئی)
تثنیه :	مُكْرَمانِ	(دو عزت کئے ہوئے)	مُكْرَمَتَان	(دو عزت کی ہوئیں)
جمع :	مُكْرَمُوْنَ	(عزت کئے ہوئے)	مُكْرَمَاتٌ	(عزت کی ہوئیں)

10.5.2 صیغۂ "فِعِیْل" بمعنی اسم مفعول

"فَعِيْل" جو صفت کا صیغہ ہے جو اکثر اسم فاعل کے معنی دیتا ہے، کبھی اسم مفعول کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، جیسے:

قتيل :	بمعنی	مقتول	(قتل کیا ہوا)
ذَبِيْح :	بمعنی	مذبوح	(ذبح کیا ہوا)
حبيب :	بمعنی	محبوب	(پسندیدہ)

نوٹ: "فعیل" کی طرح "فَعول" کا صیغہ بھی اسم فاعل اور اسم مفعول کے معنی میں استعمال کیا

جاتا ہے، جیسے: بَتُوْلٌ (حق کی طرف مائل ہونے والی) اور "رسول"، بمعنی مُرْسَل (بھیجا ہوا)

10.5.3 اسم مفعول اور مفعول میں فرق

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو، اور اس میں صفی معنی پایا جانا ضروری نہیں، جیسے: ضربتُ زیدًا اس جملے میں (زیدا) مفعول بہ ہے، اسم مفعول نہیں، اسم مفعول کے ثبوت کے لیے اس سے قبل فعل کا ہونا ضروری نہیں، جیسے: زیدٌ مضروب (زید مار کھایا ہوا ہے) اس جملے میں "مضروب" اسم مفعول خبر واقع ہے، بلکہ اسم مفعول کبھی فاعل بھی ہوسکتا ہے، جیسے: جاء المضروبُ (مار کھایا ہوا شخص آیا)

10.5.4 اسم فاعل واسم مفعول کا اعراب

جب اسم فاعل اور اسم مفعول مفرد ہو تو ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح کی طرح ہوگا۔

اور جب اسم فاعل اور اسم مفعول تثنیہ ہو تو حالت رفعی میں اُن کا اعراب (الف) سے ہوگا اور حالت نصبی وجری میں (یا) ماقبل فتحہ سے ہوگا۔ جیسے:

جاء الكاتبات	رأيت الكاتبيْنِ	مررتُ بالكاتِبَيْنِ
هٰذان مكتُوْبَانِ	رأيتُ المَكتوبَيْنِ	نظرت إلى المكتوبَيْنِ

جب اسم فاعل اور اسم مفعول جمع ہو تو ان کا اعراب حالت رفعی میں (واو) سے ہوگا، اور حالت نصبی وجری میں ان کا اعراب (یا) ماقبل کسرہ سے ہوگا۔ جیسے:

جاء الصادقُوْنَ	رأيت الصَّادِقِيْنِ	مررت بالصادِقِيْنَ
هٰؤلاء مظلومُوْن	نَصرتُ المظلومِيْنَ	مررتُ بالمظلومِيْنَ

اور جب اسم فاعل واسم مفعول جمع مؤنث سالم ہو تو حالتِ رفعی میں اُن کا اعراب ضمّہ سے ہوگا اور حالت میں نصبی وجری میں کسرہ سے ہوگا۔ جیسے:

جاء ت الصادقاتُ	رأيتُ الصادقاتِ	مررت بالصادقاتِ
هٰؤلاء مظلوماتٌ	نصرتُ المظلوماتِ	مررت بالمظلوماتِ

10.5.5 معلومات کی جانچ (اسم فاعل واسم مفعول)

۱۔ مصدر، مشتق اور جامد کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

۲۔ اسماء مشتقّہ کے اقسام تحریر کیجیے۔

۳۔ اسم فاعل کی تعریف تحریر کیجیے۔

۴۔ اسم فاعل اور فاعل میں کیا فرق ہے، واضح کیجیے۔

۵۔ ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ واضح کیجیے۔

۶۔ اسم فاعل کی گردان لکھیے۔

۷۔ اسم مفعول کی تعریف تحریر کیجیے۔

۸۔ ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجر سے اسم مفعول بانے کا طریقہ واضح کیجیے۔

۹۔ اسم مفعول اور مفعول کے فرق کو واضح کیجیے۔

۱۰۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کا اعراب مثالوں سے تحریر کیجیے۔

10.5.6 تمرینات

1۔ مندرجہ ذیل جملوں میں اسم فاعل اور مفعول کو متعین کیجیے۔

(الف) هو ظالم، فالظالمُ معاقَب

(ب) أتقن الطالب الكتابة، فالطالب مُتْقِن

(ج) السّارق مُذْنِبٌ، وهو مُسْتَقْبَح

(د) خالد مجتهد وهو ممدوح

(ہ) المجتهدان فائزان وهما ممدوحان.

(و) الطلبة الناجحون مكرَمُوْن و الطالبات الناجحات مكرَمات.

2۔ حسب ذیل افعال سے اسم فاعل اور اسم مفعول بنائیے۔

سَمِع	شرب	كتب	فتح
صَدَّق	حافظ	أعلن	اجتَنَب

3۔ خالی جگہوں کو مناسب اسم فاعل یا اسم مفعول سے پُر کیجیے۔

۱. **صدق الطالب فالطاب**..................

۲. **ظننت الهلال** ....

۳. **علمت أنّ الدواء** ....

۴. **اکرمت الضّيفَ فالضّيف** ....

۵. **دعاء المظلوم** ....

۶. **حسِبْتَ الجيشَ** ....

۷. **رأيْتُ الطلبةَ** ....

۸. **وجدتُ الطالباتِ** ....

10.6 صفت مشبّہ

صفت مشبّہ وہ اسم ہے جو کسی فعلِ لازم سے مشتق ہو، اور ایسی ذات پر لالت کرے جس کے ساتھ یہ فعل بطورِ ثبوت اور دوام کے قائم ہو، صفت مشبّہ اور اسم فاعل میں فق یہ ہے کہ اسم فاعل میں فعل کے عارضی طور پر قائم ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں جب کہ صفت مشبّہ میں وہ معنی ہیشگی اور پائیداری کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ جیسے: هٰذا المكانُ ضيّقٌ (یہ جگہ تنگ ہے) ضيّق جو صفت مشبّہ ہے اس جگہ کو بتاتا ہے جو فی نفسہ تنگ ہے، اور اگر یہ کہا جائے: هٰذا المكانُ ضائِقٌ بأَهليه (یہ جگہ اپنے اترنے والوں کی وجہ سے تنگ ہے) ضائق جو اسم فاعل ہے اس جگہ کو بتا رہا ہے جو اترنے والوں کی کثرت کی وجہ سے عارضی طور پر تنگ ہے۔

وجہ تسمیہ: صفت مشبّہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ واحد و تثنیہ اور جمع اور مذکر و مؤنث کے اعتبار سے اسم فاعل سے مشابہت رکھتی ہے۔ جیسے:

فَرِحٌ (خوش) **فِرحانِ** **فَرِحوْنَ**

فرِحةٌ **فَرِحَتَانِ** **فَرِحَاتٌ**

صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں، ان میں اکثر سماعی ہیں، اور بعض قیاسی ہیں۔

10.6.1 صفت مشبہ کے قیاسی اوزان

جب صفت مشبہ کا صیغہ لون (رنگ) اورعیب اور حلیہ کے معنی میں ہوتو اس کا وزن قیاس (قاعدے) کے مطابق أفعل کے وزن پر اور اس کا مؤنث فَعْلَاء کے وزن پر آئے گا۔اوران کے وزن پر آنے والے اسماء غیر منصرف ہوں گے۔جیسے:

مذکر		مؤنث	
أبیضُ (سفید)	بیْضَاءُ	(گوری عورت وغیرہ)	
أسْوَدُ (کالا)	سَوْدَاءِ	(کالی)	
أعْوَرُ (کانا)	عوراءُ	(کانی)	
أعْرَج (لنگڑا)	عَرْجَاءُ	(لنگڑی)	

اور جب صفت مشبہ کا صیغہ بھوک و پیاس اور شکم سیری کے معنی میں تو اس کا وزن قیاسی طور پر مذکر کے لیے (فَعْلَان) اور مؤنث کے لیے (فَعْلَی) کے وزن پر ہوگا، اور "فعلان" (أفعل) کی طرح غیر منصرف ہوگا۔جیسے:

جَوْعَانُ (بھوکا)	جَوْعٰی	(بھوکی)
عَطْشان (پیاسا)	عَطْشٰی	(پیاسی)
شَبْعان (شکم سیر)	شَبْعَی	(پیٹ بھر)

10.6.2 صفت مشبہ کے سماعی اوزان

صفت مشبہ فعل لازم سے بنایا جاتا ہے، اس کے اکثر اوزان سماعی ہیں، جو باب (فَرِح) یا (کرُم) سے بنائے جاتے ہیں اور بعض صیغے ان دونوں ابواب کے علاوہ باب سے بھی پائے جاتے ہیں، صفت مشبہ کے وہ اوزان جو بکثرت استعمال ہوتے ہیں حسبِ ذیل ہیں۔

باب (فرِح) کے اوزان	باب (کرُم) کے اوزان
ا۔ فَعِلَ : جیسے: فَرِحَ وحَذِرٌ	ا۔ فَعَل: جیسے: حَسَن و بَطَل
۲۔ أفْعَل: جیسے: أحْمَرُو أعْوَر	۲۔ فُعَالٌ: جیسے: شُجاع
مؤنث حَمْرَء و عَوْراء	۳۔ فَعَال: جیسے: جَبَان

۳۔ فَعْلَان: جیسے عَطْشان، و سکْران　　۴۔ فُعُل: جیسے:جُنُب

فرح اور کرُم سے آنے والے مشترکہ اوزان

فَعِيْل : جیسے: بخيل و كريْمٌ

فعْلٌ : جیسے: سَهيل و ضَعْب

فِعْلٌ : جیسے: مِلْح

فُعْل : جیسے: حُرٌّ و صَلْب

فاعِلْ : جیسے: صاحِب و طاهِر

بابِ فرِح وکرُم کے علاوہ ابواب سے آنے والے اوزان، جیسے:

سَيِّد (ساد يسُوْد سے ہے)

مَيِّت (مات يموت سے ہے)

شَيْخ (شَاخَ يشيخ سے ہے)

صفت مشبہ غیر ثلاثی مجرّد کے ابواب سے ان کے افعال کے اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے:

مُعْتَدِل : بابِ افعلال کا اسم فاعل بھی ہے اور صفت شبہ بھی

(اعتَدَل يعتدِل)

مستقيم : بابِ استفعال کا اسم فاعل بھی ہے اور صفت مشبہ بھی

(استقام يستقيم)

مُطْمَئِنَ: بابِ اِفْعِلَّال کا اسم فاعل بھی ہے اور صفت مشبّہ بھی

(اِطْمَأَنّ يَطْمَئِنَّ)

10.6.3 معلومات کی جانچ

۱۔ صفت مشبہ کی تعریف مع مثال تحریر کیجیے۔

۲۔ صفت مشبہ اور اسم فاعل کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔

۳۔ صفت مشبہ کی وجہ تسمیہ بتائیے۔

۴۔ صفت مشبہ کے قیاسی اوزان کا قاعدہ لکھیے۔

۵۔صفت مشبہ کے سماعی اوزان جو باب (فرح) سے آتے ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

۶۔ صفت مشبہ کے وہ اوزان جو بابِ کرُم سے آتے ہیں تحریر کیجیے۔

۷۔ باب فرِح اور کرُم کے علاوہ ابواب سے آنے والے صفت مشبہ کی دو مثالیں لکھیے۔

۸۔ غیر ثلاثی مجرّد سے صفت مشبہ بنانے کا طریقہ مثال سے واضح کیجیے۔

10.6.4 تمرینات

1۔ مندرجہ ذیل جملوں میں صفت مشبہ کی تعیین کیجیے۔

(الف) الطاؤوس طائر بديع الشّكل و جميل الصورة، و ريشه ذو أبواب جميلة، فهو أخضر و أصفر.

(ب) مِصرُ لها تُربة غبراء و شجرة خضراء.

(ج) كان المتنبى و ضيحا بليغا و سليم الذّوق و كثير الحكمة فى الشعر.

(د) النّيل عذبٌ ماؤه و كثير فيضانه.

(ه) لا تكنْ وطْبا فتُعْصَر ولا صُلْبا فتُكْسَر

(و) قلب الأحمق في فيه و لسان العاقل في قلبه.

2۔ مندرجہ ذیل افعال سے صفت مشبہ کے اوزان تحریر کیجیے۔

قلّ عفّ هان سخا غضب جَاعَ

3۔ حسب ذیل صفات مشبہ کی مؤنث لکھیے۔

أصفر سكران أعمى ثكلان

عطشان حسن أحْدَب أصلع

4۔ آنے والی تراکیب میں صفت مشبہ کو اسم فاعل سے نمایاں کیجیے۔

عظيم الشان دواءٌ شافٍ سهلُ الأخذ

صادق الوعد غفيف النفس فاقِد الحِسّ

10.7 اسم مبالغہ

مبالغہ: وہ اسم مشتق ہے جس میں فاعل کے وصف کی زیادتی اور شدّت بیان کی جاتی ہے، مبالغہ بھی درحقیقت اسم فاعل کا معنی دیتا ہے، مگر مبالغہ کے اندر فاعلیّت کے معنی کی زیادتی مقصود ہوتی ہے۔

جیسے:

اسم فاعل		مبالغہ	
عالِمٌ	(علم والا)	عَلَّامٌ	(بہت علم والا)
نافِعٌ	(نفع دینے والا)	نفّاع	(خوب نفع دینے والا)

10.7.1 مبالغے کے اوزان

مبالغے کے اوزان سماعی ہیں، اور ان کی تعداد بہت ہے، کثرت سے استعمال ہونے والے اوزان مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔	فعّال	:	جیسے	ضرّاب	(بہت مارنے والا)
۲۔	فَعّالَۃٌ	:	جیسے	عَلَّامَة	(بہت علم والا)
۳۔	فَعِلٌ	:	جیسے	حَذِرٌ	(بہت احتیاط والا)
۴۔	فَعِیْل	:	جیسے	علیم	(خوب جاننے والا)
۵۔	فَعُوْلٌ	:	جیسے	غفورٌ	(بہت بخشنے والا)
۶۔	مِفْعَل	:	جیسے	مِجْزَم	(بہت کاٹنے والا)
۷۔	مِفْعَال	:	جیسے	مِکْثَارْ	(کثیر الکلام)
۸۔	مِفْعِیْل	:	جیسے	مِنْطِیقٌ	(بہت بولنے والا)
۹۔	فِعّیْل	:	جیسے	صِدّیْقٌ	(بہت سچا)
۱۰۔	فُعّوْل	:	جیسے	قُدُّوْسٌ	(بہت پاکیزہ)
۱۱۔	فعُّوْل	:	جیسے	قیُّوْم	(خوب تھامنے والا)

۱۲۔ فُعَّال : جیسے کُبّار (بہت بڑا)

۱۳۔ فُعَال : جیسے عُجَاب (بہت تعجب خیز)

۱۴۔ فاعَوْل : جیسے فاروق (حق و باطل میں خوب فرق کرنے والا)

۱۵۔ فُعَّلٌ : جیسے قُلّب (بہت بدلنے والا)

۱۶۔ فُعَلَة : جیسے نُوَمَة (خوب سونے والا)

مبالغے کے ان اوزان میں سے بھی پانچ صیغے بہت مشہور ہیں:

فعِل فَعِيْل فَعَّال فَعُوْل مِفْعَال

نوٹ: فعِل اور فَعِیل کے صیغے مبالغہ اور صفت مشبہ میں مشترک ہیں۔

10.7.3 فَعَّا کا صیغہ

اصحابِ صنعت و حرفت کے لیے فعال کا وزن خاص ہے۔ جیسے:

خَيّاط (درزی) جزّارٌ (قصّاب)

حَلَّاق (حجّام) حجّام (پچھنے لگانے والا)

بعض اوقات مبالغے کا وزن (فَعّال) اسمِ جامد سے بھی بنایا جاتا ہے، جیسے: جمّالٌ (اونٹ والا) وہ (جمل) سے ماخوذ ہے، لبّان (دودھ بیچنے والا) وہ (لبن) سے ماخوذ ہے۔

مبالغے کے صیغوں کی بناء ثلاثی متعدّی سے ہوتی ہے کبھی رباعی اور فعل لازم سے نادر طور پر اُن کا استعمال واقع ہے، جیسے:

مِفْرَاح (بہت خوش) یہ فرح یفرح سے ماخوذ ہے۔

مِقْدَام (بہت آگے بڑھنے والا) یہ أقْدَم يُقدِم سے ماخوذ ہے۔

نوٹ: صیغۂ مبالغہ کے آخر میں کبھی تاء بڑھائی جاتی ہے وہ تاء تانیث کے لیے نہیں بلکہ اس سے تاکید مقصود ہوتی ہے۔ جیسے:

خالدٌ عَلّامة و زینبت علامة

هو فَهَّامَة وهی فَهّامةٌ (وہ خوب سمجھدار ہے)

10.8 اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو دوسروں کے مقابلے میں کسی ذات یا چیز میں فاعلیّت کے معنی کی زیادتی پر دلالت کرے، جیسے:

الشمسُ أكبرُ من القمر (سورج چاند سے بڑا ہے)

اسم تفضیل کے مذکر کا صیغہ (أفْعَلُ) کے وزن پر اور مؤنثہ کا صیغہ (فُعْلٰی) کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے: أكْبَر، كُبْرى، و أصْغَر، صُغْرى

10.8.1 اسم تفضیل اور اسم مبالغہ کے درمیان فرق

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق یہ ہے کہ اسم مبالغہ میں دوسروں کی طرف نظر کیے بغیر فی نفقسہ فاعلیّت کے معنی میں زیادتی مقصود ہوتی ہے۔ جیسے:

زید ضراب (زید بہت مارنے والا ہے) اور اسم تفضیل میں دوسروں کی طرف نظر کرتے ہوئے فاعلیّت کے معنی میں زیادتی بیان کرنا پیش نظر ہوتا ہے۔ جیسے:

زيدٌ أضربُ من خالدٍ (زید خالد سے زیادہ مارنے والا ہے)

وهو أضربَ القومِ (وہ قوم میں سب سے بڑھ کر مارنے والا ہے)

نوٹ: اگر قرینہ موجود ہو تو اسم تفضیل کے بعد حرفِ جر (من) اور اسم منفصل علیہ (جس پر فضیلت دی گئی) کو حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے ارشادِ ربانی ہے: والآخرة خيرٌ و اَبْقى (اور آخرت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے) اس کی تقدیر اس طرح ہوگی: خيرٌ من الدنيا و أبقى منها یعنی آخرت دنیا سے بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔

10.8.2 اسم تفضیل کے اوزان

اسم تفضیل مذکر (أفعل) اور مؤنث (فُعْلى) کی تثنیہ اور جمع اسم فاعل ہی کے طریقے کے مطابق ہوگی۔ البتہ مذکر و مؤنث کی جمع سالم کے علاوہ جمع مکسّر بھی آتی ہے، اس طرح اسِم تفضیل کے آٹھ اوزان ہیں:

مذکر کے اوزان

أفْعَل : جیسے: أكْبر و أفْضَل

أفْعَلان : جیسے: أكبران و أفْضلان

أفْعَلُوْنَ : جیسے: أكبرون و أفضلون

یا

أَفاعل : جیسے: أكابِر و أفاضِل

مؤنث کے اوزان

فُعْلَى : جیسے: كُبْرَى و فُضْلَى

فُعْلَيَانِ : جیسے: كُبْريانِ و فُضْلَيانِ

فُعْلَيَاتِ: جیسے: كُبْريات و فُضْلَيَات

یا

فُعَل : جیسے: كُبَر و فُضَل

10.8.2 اسم تفضیل کا استعمال

اسم تفضیل کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

ا۔ (أل) اوراضافت کے بغیر(مِنْ) کے ساتھ: اگراسم تفضیل پر(أل) نہ آئے یا مضاف نہ ہوتو اس کا مفرد مذکر ہونا ضروری ہے۔جیسے:

خالدٌ أكبرُ من زيدٍ (خالد زید سے بڑا ہے)

فاطمةٌ أكبرُ من زينب (فاطمہ زینب سے بڑی ہے)

۲۔ (أَلْ) کے ساتھ: اگراسم تفضیل کا استعمال (أل) کے ساتھ ہوتو وہ واحد تثنیہ وجمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں موصوف کے مطابق ہوگا۔جیسے:

الولدُ الأكبر مجتهد (بڑا لڑکا محنتی ہے)

والدانِ الأكبران مجتهدان (دو بڑے لڑکے محنتی ہیں)

الاَولاد الأكابرُ مجتهدان (بڑے لڑکے محنتی ہیں)

البنت الكبری مجتهدة (بڑی لڑکی محنتی ہے)

البنتانِ الکُبْرَیَان مجتهداتانِ (دو بڑی لڑکیاں محنتی ہیں)

البنات الکُبْریاتُ مجتهدان (بڑی لڑکیاں محنتی ہیں)

۳۔ اِضافت کے ساتھ: اگر اسم تفضیل کی اضافت نکرہ ہو تو وہ ہمیشہ مفرد مذکر ہوگا اور اسم تفضیل کا مابعد اس کے ماقبل کے مطابق واحد یا جمع ہوگا۔ جیسے:

خالدٌ أحْسنُ طالبٍ هؤلاء أحسنُ طلبةٍ

زينب أحسنُ طالبةٍ هُنَّ أحسنُ طالباتٍ

اور اگر تفضیل کی اضافت معرفہ کی طرف ہو تو اس صورت میں اسے مفرد مذکر لانا یا مفصّل (جس کی تفضیل مقصود ہے) کے مطابق تثنیہ و جمع بھی لانا جائز ہے۔ جیسے:

العلماء العاملون أفضلُ الناسِ أو أفاضِلُهم مكه و المدينة أشرف المدنِ أو أشرفا المدن هُنّ أفضل النساءِ أو فُضْلياتُهنَّ

10.8.3 اسم تفضیل بنانے کا طریقہ

اسم تفضیل صرف اس فعل سے بنایا جائے گا جس میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں۔

۱۔ اسم تفضیل کا صیغہ "أَفْعَل" صرف فعل ثلاثی مجرّد سے بنایا جائے گا خواہ وہ فعل لازم ہو یا متعدّی

۲۔ فعل تام ہو، چنانچہ فعل ناقص اور اس کے اخوات سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

۳۔ فعل متصرف ہو (یعنی اس فعل سے ماضی اور مضارع اور امر کے صیغے آتے ہوں) چنانچہ نِعْم و بِئْس اور عَسَی جیسے افعال سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

۴۔ فعل منفی کا اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

۵۔ وہ فعل تفضیل کے قابل ہو (یعنی جس میں کمی و زیادتی کے معنی پائے جائے) چنانچہ فَنِیَ اور مَاتَ جیسے افعال سے اسم تفضیل أَفْنی و أمْوَاتُ نہیں آئے گا۔

۶۔ وہ فعل ثلاثی جس کا صفتِ مشبہ اَفعل اور مؤنث فعلاء کے وزن پر آتا ہو، اس سے اسم تفضیل

نہیں آئے گا۔ جیسے:

أبیض، و أسود و أعور وغیرہ

جن افعال سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ جیسے غیر ثلاثی مجرد اور جن کا صفت مشبہ اُفعل کے وزن پر ہو تو ایسے افعال کے مصدر سے پہلے أَشَدّ یا أکثر جیسے اسم تفضیل کو لایا جائے گا اور وہ مصدر تمییز کی بناء پر منصوب ہوگا۔ جیسے:

النُّحاسُ أشدُّ صفرةٌ من الذّهب (تانبا سونے سے بڑھ کر زرد ہوتا ہے)

هٰذا الثّوبُ أكْثُرَ بَياضًا من ذَاكَ (یہ کپڑا اس کپڑے سے بڑھ کر سفید ہے)

العالمُ اكثرُ تقدُّمًا من الجاهل (عالم جاہل سے بڑھ کر ترقی یافتہ ہے)

نوٹ: خَيْرٌ اور شَرّ یہ دونوں اسم تفضیل کے صیغے ہیں، کثرتِ استعمال کی وجہ سے ان کا ہمزہ محذوف کر دیا گیا ہے۔ جیسے: الصلاةُ خيرٌ من النّوم (نماز نیند سے بہتر ہے) الكذب شرٌّ من البخلِ (جھوٹ سے بدتر ہے)

10.8.4 معلومات کی جانچ (اسم مبالغہ واسم تفضیل)

۱۔ اسم مبالغہ کی تعریف مع مثال تحریر کیجیے۔

۲۔ مبالغہ کے اوزان مع امثلہ لکھیے۔

۳۔ اصحاب صِفت و حرفت کے لیے کونسا وزن خاص ہے، مبالغہ کے وزن پر آنے والے چند اسماء لکھیے۔

۴۔ اسمِ تفضیل کی تعریف مع مثال تحریر کیجیے۔

۵۔ اسم تفضیل اور مبالغہ کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔

۶۔ اسم تفضیل کے اوزان مع امثلہ تحریر کیجیے۔

۷۔ اسم تفضیل کے استعمال کے طریقوں کو واضح کیجیے۔

۸۔ اسم تفضیل کے بنانے کے شرائط لکھیے۔

۹۔ أبيض، أخضر یہ کیا صیغے ہیں، ان دونوں کی اسم تفضیل کیسے آئے گی؟

۱۰۔ ثلاثی مجرد فیہ سے اسم تفضیل بنانے کا طریقہ مع مثال تحریر کیجیے۔

10.8.5 تمرینات

1۔ مندرجہ ذیل عبارتوں میں اسم مبالغہ اور اسم تفضیل کی تعیین کیجیے۔

(الف) أيها الفتى المسلم! إذا أردت أن تنال المرادَ فكنْ فَعّالًا لا قَوّالًا، مِقْدَامًا لّا جبانًا، صبورا على مكاره، عليما بكلّ فنّ و حذِرًا، من دُعاةِ الهزيمةِ.

(ب) اليدُ العُلْيَا خيرٌ من اليدِ السُّفلى.

(ج) الشمسُ أنْفَع الكواكِب السّماويّة، وهى أكثر ارتفاعًا من القمر و أشدّ حُمْرة منه عند الغروب.

(د) إن زيدًا فهّامة، وهو أفْهَمُ القومِ شعرًا، وهو علّامَةٌ، فهو أعلمُهم بالأب.

2۔ مندرجہ ذیل افعال سے اسماء مبالغہ بنائیے۔

غفر عَليم كثُر صدق كذب

3۔ حسب ذیل افعال سے اسم تفضیل کے اوزان تحریر کیجیے۔

شجع علم فرح بعُد سلم

4۔ "أحمر و أسود" کو اسم تفضیل کے طور پر جملوں میں استعمال کیجیے۔

10.9 اسم ظرف

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا زمانے کو بتائے اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ظرف زمان: اگر اسم ظرف فعل کے صادر ہونے کے وقت کو ظاہر کرے تو اُسے ظرف زمان کہا جاتا ہے، جیسے: مَوْعِد (وعدہ کا وقت)

۲۔ ظرف مکان: اگر اسم ظرف فعل کے صادر ہونے کی جگہ کو بتائے تو اُسے ظرف مکان کہا جاتا ہے۔ جیسے: منزِل (نازل ہونے کی جگہ یعنی گھر) مطبَخ (پکانے کی جگہ یعنی باورچی خانہ)

10.9.1 اسم ظرف بنانے کا طریقہ

ثلاثی مجرد سے اسم ظرف دو اوزان پر آتا ہے۔

ا۔ مفعَل (عین کے فتحہ کے ساتھ) مَفْعِل (عین کے کسرہ کے ساتھ) جب فعل مضارع کے عین کلمہ پر فتحہ یا ضمّہ ہو تو اسمِ ظرف مَفْعَل کے وزن پر آئے گا۔ جیسے:

ذھب یذھَبُ سے مَذْھَبٌ

نظر ینظُرُ سے مَنْظَرٌ

اور اگر فعل مضارع کے عین کلمہ پر کسرہ ہو تو اسمِ ظرف مَفْعِل کے وزن پر آئے گا۔ جیسے:

جلسَ یجلِسُ سے مجلِس

نزلَ ینزِل سے مَنْزِل

10.9.2 اسم ظرف کے اوزان

مفعَل اور مفعیل دونوں کی جمع مفاعِلُ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے:

مَفْعَلٌ مفعَلانِ مفاعِلُ

(منظَر) (منظران) (مناظِرُ)

مَفْعِلٌ مَفْعِلان مفاعِلُ

(مجلس) (مجلِسان) (مجالِسُ)

اگر فعل معتل ناقص ہو (یعنی لام کلمہ حرفِ علّت والا ہو) تو مفعل کے وزن پر آئے گا۔ اگرچہ مضارع کا عین مکسور ہو۔ جیسے:

رَمَی یرمِیْ سے مَرْمَی

جری یجْرِیْ سے مَجْرَی

اور اگر فعل مثال (جس کے فاء کلمہ میں حرفِ علّت ہو) اور اس کا لام حرفِ صحیح ہو تو مفْعِل کے وزن پر آئے گا۔ جیسے:

وَعَدَ یعِد : مَوْعِد

وَضَعَ یضَع : مَوْضِع

اسم ظرف غیر ثلاثی مجرد افعال سے ان کے مفعول کے وزن پر آئے گا۔ جیسے:

مُصَلّی (عیدگاہ) مُسْتَشْفی (دواخانہ)

مُسْتَوْصَف (کلینک)

نوٹ: بعض اسماءِ ظروف کا استعمال اسم ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان دونوں کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

جیسے: موعِد (وعدہ کا وقت یا وعدہ کی جگہ)

مولِدْ (پیدائش کا زمانہ یا جگہ)

جیسے: مَوْلِدُہ یوم الجمعة (اس کی پیدائش کا دن جمعہ ہے)

مولِدُہ حیدرآباد (اس کی جائے پیدائش حیدرآباد ہے)

10.9.3 مَفْعَلَة کا وزن

اسمِ ظرف کبھی اسم جامد سے (مَـفْـعَـلة) کے وزن پر آتا ہے، وہ اس جگہ کو بتاتا ہے جہاں وہ چیز کثرت سے پائی جاتی ہے۔ جیسے:

مَأسَدَة (وہ جگہ جہاں شیر زیادہ ہوں)

مَقْبَرة (وہ جگہ جہاں قبریں زیادہ ہوں)

اور کبھی یہی وزن سبب کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے:

الولدُ مَبْخَلَة و مَجْبَنَة (اولاد اکثر بخل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے)

بعض اسماءِ ظروف خلاف قیاس مَفْعَل کے بجائے مفْعِل کے وزن پر آتے ہیں، باوجودیکہ اُن کے مضارع کا عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔ جیسے:

مَسْجِد مشرِق مَغْرِب مَنْبِت مَفْرِق

10.10 اسم آلہ

اسمِ آلہ وہ اسم مشتق ہے جو اس چیز پر دلالت کرے جس کے واسطے سے فعل واقع ہوا ہے، یعنی جو فعل کے صادر ہونے کا آلہ بنے۔ جیسے:

مِفْتَاح (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی)

10.10.1 اسم آلہ کے اوزان

اسم آلہ فعل ثلاثی متعدّی سے بنایا جاتا ہے۔ اسم آلہ کے تین اوزان ہیں:

١. مِفْعَلٌ ٢. مِفْعَلَة ٣. مِفْعَال

ان کی واحد و تثنیہ و جمع مع امثلہ حسب ذیل ہیں:

١.	مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
	مِغْزَل (چرخہ)	مِغْزلانِ	مَغَازِل
٢.	مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَان	مَفَاعِلُ
	مِکْنِسَةٌ (جھاڑو)	مِکْنستانِ	مَکَانِسُ
٣.	مِفْعال	مِفْعَالانِ	مَفَاعِيْلُ
	مِفْتَاح (کنجی)	مفتاحانِ	مَفَاتِيْحُ

فعل ناقص کا اسم آلہ اکثر مِفْعلة کے وزن پر آتا ہے۔ جیسا:

مِکْوَاة (استری) مِرآة (آئینہ)

10.10.2 معلومات کی جانچ (اسم ظرف و اسم آلہ)

١۔ اسم ظرف کی تعریف اور اس کے اقسام تحریر کیجیے۔

٢۔ اسم ظرف بنانے کا طریقہ مع امثلہ لکھیے۔

٣۔ اسم ظرف کے اوزان بتائیے۔

٤۔ فعل ناقص اور مثال سے اسم ظرف بنانے کا کیا طریقہ ہے واضح کیجیے۔

٥۔ اسم ظرف کا صیغہ "مَفْعَلَة" کن معانی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

٦۔ اسماء ظروف کے چند ایسے اسماء تحریر کیجیے جو خلاف قیاس مفْعَل کے بجائے مفْعِل کے وزن پر آتے ہیں۔

٧۔ اسم آلہ کی تعریف مع مثال لکھیے۔

۸۔ اسم آلہ کے اوزان مع امثلہ تحریر کیجیے۔

10.10.3 تمرینات

1۔ مندرجہ ذیل جملوں میں اسم زمان اور اسم مکان کا تعین کیجیے اور ''عین'' کی حرکت کو واضح کیجیے۔

١. منظر الحديقة بديع
٢. مصر مهبط السيّاحين
٣. مجلس العلم روضة
٤. منضج العنب فصل الصيف
٥. موعد الأطبّاء الصّبح
٦. موقف السيارات بعيد
٧. القرن العشرون منشأ القنبلة الذّرّية
٨. الدنيا مزرعة الأخره

2۔ حسب ذیل افعال سے اسم زمان واسم مکان بنائیے۔

خرج دخل ورد ولد وعد مرّ

3۔ مندرجہ ذیل افعال سے اسم آلہ بنائیے۔

سطر وزن قرض رأى غرف نظر

4۔ آنے والے اسماء مشتقّہ میں سے اسم مشتق کی نوع کا تعین کیجیے۔

ميزان	حذِر	مركب	مَصُوغ
ذنْيا	مِعْطاء	مسكين	سَهْل
أسْبَق	مستقرّ	مأوى	مُلْتقى
نَقّاد	عَمْياء	غضبان	دَالّ
شَكور	خير	مفتاح	مِحْراث

10.10.4 فرہنگ

الفاظ	معانی
(الف) درس میں وارد الفاظ	
كريم	سخی، بزرگ

داعٍ	دعوت دینے والا
أكْرَم/ يُكرِم	عزت کرنا
بَعْثر/ يُبَعْثِر	پھیلانا
مكتوبٌ	لکھا ہوا
مظلوم	ظلم کیا ہوا
ضيِّق	تنگ
فَرِح	خوش
حِلْية	آدمی کی شکل وصورت
حَذِر	احتیاط کرنے والا
أعْور	کانا
عطشان	پیاسا
سكران	نشہ والا
بطَل	بہادر
جَبان	بزدل
جُنُب	پردیسی، پاکی سے دور
مِلح	نمک
حُرٌ	آزاد
صُلْب	سخت
طاهر	پاک
سيِّد	سردار
شَيْخ	بوڑھا
فُضْلى	فضیلت والا

فُضْليات	فضیلت والیاں
فَعَّال	خوب کام کرنے والا (کارگر)

(ب)تمرینات میں واردالفاظ

مُعَاقَب	سزایافتہ
أتقن/ يُتْقِن	مضبوط و پختہ کرنا
مُذْنِب	گنہ گار
مُسْتقْبَح	ناپسندیدہ
مَمْدوح	لائق تعریف
ناجع	کامیاب
صَدَّقَ/ يُصدِّق	تصدیق کرنا
أعْلَنَ/ يُعْلَن	اعلان کرنا
اجْتَنَب/ يَجْتَنِب	بچنا
هِلال	پہلی تاریخ کا چاند
حسِبَ/ يحسِب	گمان کرنا
جَيْش	فوج
وَجَد/ يجِد	پانا
طاوُوْس	مور
طائر	پرندہ
بديع	عمدہ، نادر
رِيْش	پَر
أخْضر	سبز (ہرا)
أصْفَر	زرد (پیلا)

غَبْرَاء	غبار آلود
عَذْب	میٹھا
فَيْضَان	بہاؤ
رَطْبٌ	تر چیز
عَصَر / يعصِر	نچوڑنا
فيْه (فَمُه)	اس کا منہ
قَلَّ / يعِفّ	پاکدامن ہونا
هان / يهُوْن	خفیف ہونا، ذلیل ہونا
سَخَا / يجُوْع	بھوکا ہونا
تكْلَان	وہ عورت جو اپنے بچے سے محروم ہو جائے
أحْدب	کُبڑا
أصْلَع	گنجا
شَافٍ	شفا دینے والا
أخْذ	حصول
عَفِيف	پاکدامن
فَاقِد	کھونے والا
مُشْرِق	روشن
بيّن	واضح
طَلق	تیز (زبان)
قَوَّال	زیادہ بات کرنے والا
مِقْدَام	آگے بڑھنے والا (جراتمند)
صَبُور	خوب صبر کرنے والا

مَكَارِه و مَكْرَه	ناگوار یا ناپسندیدہ چیزیں
دُعاة ورا عٍ	دعوت دینے والے
هَزيمة	شکست
عُلْيَا	بلندترین
سُفْلَى	سب سے نیچا
مَهْبِط	اترنے کی جگہ
رَوْضَة	باغ
مَنْضَج	پکنے کی جگہ یا وقت
مَوْقِف	پارکنگ
مَنْشأ	نشونما کی جگہ یا وقت
القُنبلة الذَّرِّيّة	ایٹم بم
مِيْزَان	ترازو
مَرْكبٌ	سواری
مَصُوْغ	ڈھالا ہوا
مِعْطَاءٌ	کثیر العطاء
أسْبَق	فرسٹ آنے والا
مَأْوَى	پناہ گاہ
مُلْتقى	ملنے کی جگہ
نَقَّاد	تنقید کرنے والا
عَمْيَاء	اندھی عورت
دَالٌّ	دلالت کرنے والا
مِحْرَاث	ہل

10.10.5 سفارش کردہ کتابیں

١. کتاب الصرف:	عبدالرحمن امرتسری
٢. النحو والواضح:	علی جارم و مصطفی أمین
٣. جامع الدروس العربیة:	شیخ مصطفی غلایینی
٤. التصریف الواضح (الجزء الأوّل):	ڈاکٹر حافظ سید بدیع الدین صابری